عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۲۹
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

گونج اٹھا سارا جہاں
اللہ ہی اللہ

امیر المومنین سیدنا
عثمان ذی النورین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
اتباع سنت

کیا فیشن یہی ہے

جھوٹ سے بچیے
یہ کبیرہ گناہ ہے

چندے کا دھندہ
مرزا طاہر کیلئے وبالِ جان بن گیا
اندرون جماعت مالیاتی نظام پر سخت تنقیدیں

مرزا طاہر کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور اسکی سیکورٹی پر اٹھنے والے اخراجات
مرزا طاہر کیلئے پاکستان سے خصوصی باورچی منگوایا گیا ہے

ثابت ہوگیا کہ!
قادیانی بھارتی ایجنٹ ہیں
اداریہ

ایک سچا واقعہ

عذابِ قبر برحق ہے

ایک میت جسے زمین نے پناہ دینے سے انکار کر دیا

لوگ جنازہ لیکر پہنچے تو قبر آپس میں مل گئی سانپ اور بچھو باہر نکل آئے

دو سانپوں نے میت کو نرغے میں لیکر اسے آرے کی طرح چیر ڈالا۔

راولپنڈی (جنگ رپورٹ) چند روز قبل ہیرو دہائی راولپنڈی کے قدیم قبرستان میں رونما ہونے والے ایک محیر العقول اور ناقابل یقین واقعہ نے ایک میت کی تدفین کے لیے آنے والے سینکڑوں افراد پر نہ صرف رقت طاری کر دی بلکہ ان کے ذہنوں پر یہ واقعہ انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔ تفصیلات کے مطابق قریبی آبادی میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا، مرحوم کو دفن کرنے کے لیے اہل محلہ اور مرحوم کے عزیز و اقارب ہیرو دہائی قبرستان میں آئے، میت کو قبرستان میں لانے سے قبل قبر کھودی گئی تھی جونہی میت کو تدفین کے لیے قبر میں اُتارا گیا تو سب کے دیکھتے ہی دیکھتے چند سیکنڈ میں لحد کی جگہ والی زمین یوں آپس میں مل گئی کہ جیسے اسے کھودا ہی نہیں گیا تھا۔ ایک عینی شاہد محمد نصیر نے نمائندہ جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ دیکھتے ہی تمام حاضرین پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ وہاں موجود ایک عالم دین کی ہدایت پر دوسری قبر کھودی گئی مگر پھر ویسے ہی ہوا اور جونہی میت کو قبر میں اُتارا گیا تو لحد والی جگہ والی زمین دیکھتے ہی دیکھتے آپس میں مل گئی۔ تمام لوگوں نے استغفار کا ورد شروع کر دیا۔ بعد ازاں مولوی صاحب کی ہدایت پر دوبارہ لحد کھودنے کی کوشش کی گئی مگر وہاں موجود حاضرین کی آنکھوں نے ایک ایسا عبرتناک منظر دیکھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ کھودے جانے والی جگہ سے سانپ، بچھو اور مختلف اقسام کے کیڑے مکوڑے یوں نکلے جیسے کسی چشمے سے پانی اُبلتا ہو مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ ان سانپوں، بچھوؤں، اور کیڑوں مکوڑوں نے کسی کو بھی کچھ نہیں کہا اور وہاں جمع ہو گئے۔ مولوی صاحب کی ہدایت پر میت کو قبر میں اُتارا گیا مگر جونہی میت کو قبر میں رکھا گیا تو ایک سانپ کمر کے نیچے سے کندھوں کے اُوپر سے اور ایک سانپ پاؤں کے نیچے ہوتا ہوا اُوپر آیا اور پھر ایسا واقعہ ہوا کہ دل لرز گئے دونوں سانپ آپس میں ملے اور دیکھتے ہی دیکھتے میت یوں دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی جیسے اسے آری سے چیر دیا گیا ہو۔ (جنگ لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء)

نوٹ: اس صفحہ کی زیادہ سے زیادہ فوٹو اسٹیٹ کرکے عوام تک پہنچائیں شاید کسی کی اصلاح ہو جائے۔

ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی پاکستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۱۲ تا ۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۹۱ء | شمارہ نمبر ۲۹

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱:۔ ایک سچا واقعہ ———— ۲
۲:۔ چراغ حرم (نظم) ———— ۴
۳:۔ ثابت ہو گیا کہ قادیانی بھارتی ایجنٹ ہیں (اداریہ) ———— ۵
۴:۔ نصائح دلپذیر ———— ۶
۵:۔ خاموش آواز ———— ۷
۶:۔ گونج اٹھا سارا جہاں اللہ اللہ ———— ۸
۷:۔ جھوٹ گناہ کبیرہ ———— ۱۰
۸:۔ سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ ———— ۱۱
۹:۔ کیا کرپیا فیشن بھی ہے ———— ۱۲
۱۰:۔ وزیر اعظم کے نام خط ———— ۱۴
۱۱:۔ تعارف ———— ۱۴
۱۲:۔ جمینیر سے انٹرویو ———— ۱۵
۱۳:۔ مرزا طاہر کے ٹھاٹھ باٹھ ———— ۱۶
۱۴:۔ مرزا طاہر کی بکواس ———— ۱۷
۱۵:۔ مرزا طاہر کا چندے کا دھندہ ———— ۱۷
۱۶:۔ حضرت انور شاہ کشمیریؒ ———— ۱۹
۱۷:۔ کلمہ طیبہ ———— ۲۲

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ———— ۱۵۰ روپے
ششماہی ———— ۷۵ روپے
سہ ماہی ———— ۳۵ روپے
فی پرچہ ———— ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۹۲ کراچی پاکستان
ارسال کریں

چراغِ حرم

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نامِ احمدؐ رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
ترے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکسِ کرم نہ ہوتا
تو بارگاہِ ازل سے ان کا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اُٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغِ حرم نہ ہوتا
سوائے صدیقؓ کون پاتا حضورِ انورؐ کی جانشینی
کہ وہ نہ ہوتے تو یوں جہاں میں بلند دیں کا علم نہ ہوتا
یہ سچ ہے بعدِ نبیؐ نبوت کا فخر فاروقؓ ہی کو ملتا
جو سلسلہ وحیِ آسماں کا حضورؐ پر مختتم نہ ہوتا
خلافتِ راشدہ منصب اگر نہ ہوتا نصیبِ عثمانؓ
تو دفترِ وحیِ آسمانی مرتب و منتظم نہ ہوتا !
رہے علوئے مقامِ حیدرؓ خوشی میں کہتے تھے خود پیمبرؐ
کہ فتح ہوتا نہ قلعۂ خیبر جو آج یہ ابنِ عم نہ ہوتا

علامہ اقبال احمد خان سہیلؒ

"را" کی رپورٹ پر جشن کی آزادی —— ثابت ہو گیا کہ قادیانی بھارتی ایجنٹ ہیں

پچھلے دنوں لاہور ہائی کورٹ کے جج جسٹس خلیل الرحمٰن خان نے قادیانیوں کے سو سالہ جشن پر پابندی کے حکم کے خلاف قادیانیوں کی درخواست مسترد کر دی تھی عدالت نے اپنے حکم میں کہا تھا کہ مفاد عامہ کے تحت قادیانیوں کے سو سالہ جشن پر پابندی عائد کرنا جائز تھا قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ان کے عقیدے کی اشاعت کے خلاف مسلم امہ اور عوام مزاحمت کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کا عقیدہ پاک اور خالص رہے اور امت مسلمہ کی ساکھ متاثر نہ ہو جب مسلمان ایسا کرتے ہیں تو اس سے قادیانیوں کا اپنے عقیدہ پر عمل کرنے کے حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔

لاہور ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے بعد قادیانی اپنا جشن صد سالہ مرزا قادیانی کے جنم استھان قادیان یا بھارت کے کسی شہر میں منا رہے ہیں۔ بھارتی حکومت نے "را" کی رپورٹ پر جشن منانے کی اجازت دے دی ہے۔

ہم نے گزشتہ شمارہ میں بتایا تھا کہ قادیانی وہاں جانے کے لیے دھڑا دھڑ پاسپورٹ بنا رہے ہیں ویزے کا حصول ان کے لیے مشکل نہیں کیونکہ وہ ہندوؤں کے ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے مخالف اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لیے بھارتی حکومت کے اشارے پر ناچ رہے ہیں۔ اس خبر نے ثابت کر دیا کہ واقعی قادیانی بھارت کے ایجنٹ ہیں۔

چونکہ یہ بات طے شدہ اور مسلمہ ہے کہ قادیانی پاکستان کے دشمن اور بھارت کے جاسوس ہیں اس لیے وہ پاکستان میں کسی بھی قسم کی رعایت کے ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے انہیں رعایت دینے کی بجائے ان کی کڑی نگرانی کی ضرورت ہے۔

گو قادیانیوں کا جشن صد سالہ بھارت میں ہو رہا ہے جہاں پاکستان کا قانون اور عدالتی فیصلے لاگو نہیں ہوتے لیکن چونکہ قادیانیوں کا اس وقت مرکز یہاں ہے اور عدالت نے جشن صد سالہ پر پابندی بھی یہاں لگائی ہے اس لیے عدالتی فیصلہ کا اطلاق صرف اس ایک مسئلہ تک محدود نہیں ہونا چاہیے کہ وہ یہاں جشن نہیں منا سکتے بلکہ اس کا اطلاق تمام قادیانیوں پر ہونا چاہیے کہ وہ کسی جشن میں شرکت کے لیے بھارت بھی نہیں جا سکتے۔

قادیانیوں کی ایک عرصہ سے یہ خواہش ہے کہ انہیں کوئی خطۂ زمین ایسا مل جائے جہاں ہم اپنی حکومت قائم کر سکیں قیام پاکستان کے تھوڑے عرصے بعد ان کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود قادیانی نے صوبہ بلوچستان کا دورہ کیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ یہ صوبہ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور بندرگاہ بھی موجود ہے پھر یہاں ہمارے بھائی ذکری بھی خاصی تعداد میں ہیں جو ہماری طرح ایک نئی نبوت کے پیروکار ہیں تو کیوں نہ اس صوبہ کو احمدی (قادیانی) سٹیٹ بنایا جائے اس نے ربوہ پہنچ کر ایک لمبا خطبہ دیا جس میں اس نے تبلیغ کے زور پر بلوچستان کو احمدی (قادیانی) سٹیٹ بنانے پر زور دیا لیکن یہ منصوبہ اس کا اس لیے کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ وہاں بلوچوں اور پٹھانوں کی اکثریت ہے جو پکے اور کھرے مسلمان ہیں بعد میں عملی طور پر قادیانیوں نے تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے تقسیم کیے جس میں مولانا سید شمس الدین شہید کی قیادت میں تحریک چلی اس کے نتیجہ میں بلوچستان بھر سے قادیانیوں کو دیس نکالا مل گیا۔ وہاں سے ناکامی کے بعد انہوں نے دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیانی علاقے کو "مرزائیل" بنانے کی کوششیں تیز کر دیں اس مقصد کے لیے ربوہ سے ساہیوال (سرگودھا) روڈ پر زمینیں خرید کر کالونیاں بنانے کا پروگرام بنایا یہ کام اتنی تیز رفتاری سے شروع کیا کہ ایک جلسہ پر ریٹائرڈ ائیر مارشل ظفر چوہدری قادیانی کی ہدایت پر سرگودھا کے ہوائی اڈے سے اڑ کر درجن بھر جنگی جہازوں نے ڈائی مار کر بار بار مرزا ناصر کو سلامی دی جس پر شرکاء جلسہ سہم گئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے جس پر مرزا ناصر نے مائیک پر آ کر اعلان کیا کہ آپ کو ان جہازوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں یہ تو اس بات کا اشارہ ہے کہ "پھل پک چکا ہے اور عنقریب آپ لوگوں کی جھولی میں گرنے والا ہے" یہ کورڈ ورڈ یا استعارے کی زبان میں قادیانی اسٹیٹ یا دوسرے لفظوں میں "مرزائیل" کی طرف اشارہ تھا لیکن ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ پر مرزا طاہر کی قیادت میں قادیانی فورس نے حملہ کر دیا جس سے بہت سے طلباء زخمی ہو گئے اس واقعہ سے پورا ملک سراپا

احتجاج بن گیا زبردست تحریک چلی بالآخر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں مسلسل کئی روز تک گرماگرم بحث کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے سے ان کا مرزائیل یا قادیانستان بنانے کا خواب پورا نہ ہو سکا اور ان کے پیشوا مرزا ناصر کی پیشگوئی بھی پوری نہ ہو سکی۔ اسی اثنا میں مرزا ناصر ایک اور پیشگوئی بھی کی وہ یوں کہ ایک لڑکی جو کہ ڈاکٹر تھی۔ اس کا والد اپنے آنجہانی پیشوا مرزا ناصر کے پاس آیا اور اپنی لڑکی کے رشتے کی بابت درخواست دی جس میں بہت سے ناموں کی فہرست بھی تھی درخواست میں کہا گیا کہ درخواست میں مذکورہ ناموں سے جو حضور کو پسند ہو اس پر نشان لگا دیں مرزا ناصر نے درخواست اپنے پاس رکھ لی اور کہا کل آئیں میں کشف کے ذریعے ان میں سے اچھا رشتہ آپ کی لڑکی کے لیے منتخب کروں گا چنانچہ وہ دوسرے دن پہنچا تو مرزا ناصر نے فہرست اسے اوپر اپنا نام لکھ دیا۔ باقی سب نام کاٹ دیئے۔ مرزا ناصر نے یہ کہا مجھے خدا نے بتایا ہے کہ یہ رشتہ تیرے لیے بابرکت ثابت ہوگا۔ چنانچہ کشف کا بہانا بنا کر وہ لڑکی کو لے اڑا پورے ربوہ میں چہ میگوئیاں ہوگئیں کہ یہ ہمارے پیشوا نے کیا کرتوت کیا ہے لیکن کسی میں اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ اس مسئلہ پر لب کشائی کر سکے۔ آخر وہ لڑکی کو لے کر ہنی مون منانے کے لیے اسلام آباد گیا وہاں اگلے روز نزدیکی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس تھی جس میں مولانا عبدالشکور دین پوریؒ اور مناظر ختم نبوت و ممتاز مصنف حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب تھا جب مولانا اللہ وسایا صاحب نے مرزا ناصر سمیت رائل فیملی کی بدکرداریوں پر روشنی ڈالی اور مرزا ناصر کو للکارا تو اسے فوراً دل کا دورہ پڑ گیا اور وہ اسی وقت واصل جہنم ہوگیا۔ اس واقعہ کا اثر یوں تو سب ہی قادیانیوں پر ہوا لیکن خاص طور پر اس سے ربوہ میں ہلچل مچ گئی۔ کیونکہ مرزا ناصر کی دو پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔

۱۔ پھل پک چکا ہے اور عنقریب تمہاری جھولی میں گرنے والا ہے یعنی تمہاری حکومت آنے والی ہے۔

۲۔ یہ کہ نیا نکاح تیرے لیے (مرزا ناصر کے لیے) بہت ہی بابرکت ثابت ہوگا۔

نہ پھل پک کر جھولی میں گرا اور نہ ہی مرزا ناصر کا نکاح بابرکت ثابت ہوا بلکہ ہوا یہ کہ پہلے قادیانی مسلمانوں میں شامل تھے۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے فیصلہ دے دیا کہ مرزائی ہر دو گروپ غیر مسلم اقلیت ہیں ——— اور مرزا ناصر کے بعد مرزا طاہر اس کا جانشین بنا تو اسے پاکستان سے بھاگنا پڑا نہ صرف مرزا طاہر بلکہ رائل فیملی کے اکثر افراد ربوہ چھوڑ کر باہر جا چکے ہیں۔ شروع دن سے عام قادیانیوں کو رائل فیملی یہی فریب دے رہی ہے کہ "ہماری حکومت بس تھوڑے عرصے بعد آنے والی ہے" لیکن اب وہ اس فریب کو سمجھ چکے ہیں۔ تاہم سازش جاری ہے۔

گزشتہ چند سال پہلے قادیان بھارت میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ (جسے وہ حج کا درجہ دیتے ہیں) تھا جس میں سکھ لیڈروں کو بطور خاص شرکت کی دعوت دی گئی وہ نہ صرف شریک ہوئے بلکہ ان کے ساتھ خفیہ بات چیت بھی ہوئی۔ جس کے بارے میں عام تاثر یہی ہے کہ وہ سکھوں کو ساتھ ملا کر مشرقی اور مغربی پنجاب پر ایک الگ ملک تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ لیکن بھارتی حکومت کی ناراضگی کی وجہ سے یہ منصوبہ آگے نہ بڑھ سکا۔ اب یہ تاثر ہے کہ آغا خان کے ساتھ ان کا گٹھ جوڑ ہو چکا ہے اور کشمیر گلگت بلتستان کو ملا کر ایک نیا ملک بنانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہیں بھارت کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ کیونکہ اس سے پاکستان کا نقصان ہے اور یہی قادیانی اور بھارتی حکومت چاہتی ہے۔

ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ قادیانی بھارت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ اب اخبار جنگ لاہور کی خبر نے ہماری بات کی تصدیق کر دی ہے جس میں بھارت کی خفیہ ایجنسی "را" کی رپورٹ پر قادیانیوں کو بھارت کے کسی بھی شہر میں جشن منانے کی اجازت دے دی ہے۔ اس خبر کے بعد بھی اگر کوئی قادیانیوں کو محب وطن سمجھتا ہے تو ہمارے خیال میں اس سے بڑا احمق اور پاگل کوئی نہیں۔

نصائح دلپذیر

از: جناب محمد شفیع عمر الدین، میرپور خاص

○ طاعت حق تعالیٰ کو غنیمت جانیں۔

○ اپنے نفس سے نجات عبادت میں پاؤ گے۔

○ ہر کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی مدد یاری مانگو۔

○ دنیا آسائش کی جگہ نہیں ہے، بلکہ آزمائش کی جگہ ہے

(بندے کو شرعی اوامر و نواہی کا مکلف بنا کر آزمایا گیا ہے لہٰذا زندگی شرعی حدود کے اندر رہ کر بسر کرنی چاہیے)

○ جب خود ہی چھوڑ دو گے تو دوست (اللہ تعالیٰ) کی پناہ تک پہنچ جاؤ گے۔

○ پھول کی طرح دوسروں کو فائدہ پہنچانے والے) بنو، کانٹے کی طرح دوسروں کو ایذا پہنچانے والے) نہ بنو۔

○ جب دوست نا اہل (نالائق اور بے دین) ہو تو کام سہل ہے

○ اگر اہل اللہ (درویش) اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ مانگتا ہے تو اجابت دعا کا دروازہ ولایت کا دروازہ اس پر

بند ہوجاتا ہے۔

○ بہشت میں جانا آرزو ہے اصل مقصود صاحبِ خانہ، (اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہونا) ہے۔

○ ظاہری نماز و روزہ کے ساتھ کام دل کی شکستگی، عاجزی اور نیاز مندی سے بنتا ہے۔

○ دوسروں کی رعایت (ان کے شرعی حقوق کی بجاآوری) میں دل و جان سے کوشش کریں۔

○ لوگوں کے عیبوں کی ستر پوشی کریں۔

○ دین کو دنیا (حاصل کرنے) کے لیے نہ بیچیں۔

○ عمر کے سرمایہ کو غنیمت جانیں (اسے شریعت کے مطابق بسر کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔

○ علم (دین) سیکھنے میں ہرگز شرم نہ کریں۔

○ علم دین کو (غیر شرعی باتوں سے) بچاؤ کا ہتھیار بنائیں۔

○ اللہ تعالیٰ کے دوستوں (متقی و صالحین) کی دشمنی سے کنارہ کریں۔

○ حق کو حاصل کرو تاکہ تمہارا شمار سچے لوگوں میں ہو۔

○ اپنی عبادت پر بھروسہ نہ کریں (بلکہ نجات فضل الٰہی سے سمجھیں کیا خبر عبادت قابل قبول ہے یا نہیں)

○ لوگوں کی تعریف زیادہ مت کریں۔

○ شیخی بگھارنے والے مت بنیں۔

○ دنیا و آخرت کی سعادت نیک صاحب دل (اللہ والوں) کی صحبت میں طلب کریں۔

○ اپنا باطن اپنے ظاہر سے زیادہ اچھا رکھیں۔

○ دوسروں کو کھانا کھلانے سے دریغ نہ کریں۔

○ نادان سے دور رہیں۔

○ مخلوق کے حق میں نیک نہیں، ان کو کوئی تکلیف پہنچانے والے نہ بنیں۔

○ اگر خوشی چاہتے ہو تو تکلیف اٹھاؤ۔ آخرت کی دائمی خوشی نفس عبودیت کی بجاآوری کی تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوگی۔

○ اگر اپنی مراد کے طلبگار ہو تو صبر کرو۔

○ نیکی کریں کہ اس کا بدلہ نیکی کی صورت میں ملے۔

○ مال و دولت کو عاریت (قرض) سمجھیں (اسے شریعت کے مطابق صرف کریں) اس پر مغرور نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے اسے واپس لے سکتا ہے۔

○ تندرستی کو غنیمت جانیں۔ (شرعی احکام کی بجاآوری میں اسے صرف کریں)

○ ہزار دوست کم ہیں، اور ایک دشمن بہت ہے، دشمنوں کے برابر ہے (کسی کو دشمن نہ بنائیں)

○ اپنی توانگری پر ناز نہ کریں۔

○ تعصب سے دور رہیں۔

○ لوگوں کی عدم موجودگی میں وہی بات کہو جو ان کی موجودگی میں کہنی چاہتے ہو۔

○ نیازمندوں (حاجت مندوں) کو مت جھڑکیں۔

○ درویشوں کو ناامید مت کریں۔

○ مومنوں کی حاجتیں پوری کرنا بڑا کام جاننا چاہیے۔

○ لوگوں کو ان چیزوں سے رنج پہنچتا ہے۔

(قسمت میں مقررہ وقت سے پہلے چیز حاصل کرنے کی آرزو کرنا اور مقسوم روزی ذخیرہ سے زیادہ چاہنا۔

جب کہ تیری قسمت کی روزی دوسروں کی مقسوم روزی سے جدا ہے تو اب دوسروں کے ساتھ بے ہودہ حسد کیوں کرتا ہے۔

○ ہر نقد کی تحصیل سے ہٹا اور اسے شرعی احکام کے مطابق خرچ کرو) اور زبان پر مہر لگاؤ (غیر شرعی، فضول اور گفتگو زیادہ سے اسے روکیں، کم بولنے والے بنو)۔

○ اس شخص کے حال پر افسوس ہے جو کہ دن کے وقت خوشی میں مگن ہے اور صبح سے شام تک غرور سے بھرا ہوا ہے اور نہیں جانتا کہ آج وہ (اپنی اس روش سے) اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور کل وہ اصحاب قبور (مُردوں) میں سے ہوگا۔

باقی صہ ۲۶ پر

خاموش آواز

اے عید پر آنے والو!! اے ہمارے عزیزو! اے ہمارے دوستو!

خوشی کے موقع پر آپ کو یہاں ہماری محبت کھینچ لائی ہے۔ جہاں دُور دُور تک قبریں ہی قبریں نظر آرہی ہیں۔ قطعہ اندر قطعہ کسی میں کسی نادار کو دفن کیا گیا ہے کسی میں کسی زردار کو تکلفات سے سپردِ خاک کیا گیا ہے کسی میں کسی عزیز کو بادیدۂ نم لٹایا ہے کسی میں کسی نے تڑپ تڑپ کر اپنا لختِ جگر سلایا ہے کسی کی قبر کچی ہے کسی کی پکی ہے۔ کسی پر خوبصورت سا مزار ہے پُر درد اشعار لکھے ہیں، مقبرہ بنا ہے یہاں آپ اس طرح آئے ہیں کہ دل ہماری جدائی سے بے قرار ہے۔ آپ کی آنکھوں سے چند گرم گرم آنسو گریں گے۔ آہ سرد بھریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے یہ سب کچھ آپ ہماری محبت اور اپنے اطمینان کی خاطر کریں گے مگر اس حقیقت سے آپ واقف نہیں کہ ؎ مرقدیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا :: شمعیں بھی جلاؤ تو اجالا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہم سے عبرت کا سبق لو باعثِ عبرت ہیں ہم۔ سنو اور اچھی طرح سنو۔ ہمارے کام کچھ نہ آیا نہ دولت نہ ثروت، نہ اولاد، نہ احباب، نہ کوئی عمل نہ کار، اس تاریکی میں اگر روشنی ہے کوئی تو اعمال صالحہ ہے اور ان صدقات و خیرات سے جن کی خود ہم کو یا ہماری اولاد اور اعزا کو اللہ نے توفیق دی اگر آپ نے یہ آواز سن لی اور دل میں نقش کر لی تو مقصد پورا ہو جائے گا۔ جس کے لیے رسول پاکؐ نے فرمایا! ترجمہ: "پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے۔"

(مرسلہ: تنظیم حسین کراچی)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ و حسینؓ پر کیا دم کرتے تھے؟
○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں پر کیسے دم کرتے تھے؟
○ آپ کے گھر والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا دم کرتے تھے؟
○ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق علیہم السلام پر کیا دم کیا کرتے تھے؟
○ اگر جنات نے پریشان کر رکھا ہو
○ اگر ڈراؤنے اور ناپسندیدہ خوابوں سے تکلیف و پریشانی لاحق ہوتی ہو
○ اگر سانپ بچھو یا کسی بھی زہریلے جانور نے ڈس لیا ہو
○ نظرِ بد لگ گئی ہو یا کثرت سے حوادثات پیش آتے ہوں۔

اور دیگر سینکڑوں ضروریاتِ زندگی کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملیات جاننے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب

عربی سے اُردو ترجمہ

نبوی ﷺ لیل و نہار

کا مطالعہ کیجئے

ھدیہ ———— ۱۵۰/- روپے

ملنے کا پتہ
مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

گونج اُٹھا سارا جہاں اللہ اللہ

ترتیب: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

بینگن پر اللہ لکھا ہوا

چکوال میں کسی نے بینگن کاٹا تو اس کے دونوں حصوں پر اللہ لکھا ہوا ظاہر ہوا۔

(ماہنامہ حق چاریار ؓ ص ۳۰ ج ۲ شمارہ نمبر ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ بمطابق نومبر ۱۹۸۹ء)

ٹماٹو پر اللہ کا نام

لاہور میں محمد طفیل صاحب ایس آر او ۲۲/ای الیف پی سی ایس آئی آر ہیڈ کوارٹرز فیروز پور لاہور کی کوٹھی میں ایک ٹماٹر پر اسم اللہ نمایاں طور پر نمودار ہوا تھا۔

(ماہنامہ حق چاریار ؓ جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۴)

شہد کی مکھیوں کے چھتہ میں نام اللہ

ترکی میں شہد کی مکھیوں کے چھتہ میں اسم اللہ صاف بنا ہوا تھا جس کا عکس روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ اگست ۱۹۸۳ء مطابق ۱۷ ذیقعد ۱۴۰۳ ہجری میں شائع ہوا تھا اور اس کے نیچے لکھا ہوا تھا کہ شہد کی مکھیوں نے اس انداز سے چھتہ تعمیر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا نام رقم ہو گیا۔ قدرت کے اس کرشمے کی تصویر ترکی کے ایک سائنسدان نے کھینچی۔

(ماہنامہ حق چاریار ص۵ جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۴)

ستاروں پر اسم اعظم لکھا ہوا

حضرت سہل بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں خدا سے تعالیٰ سے تیس سال یہ درخواست کرتا رہا کہ خدایا مجھے اسم اعظم دکھلا دیجئے اس کے بعد میں نے ایک شب کو آسمان پر ستاروں سے لکھا ہوا دیکھا۔

یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام یا بدیع السموات والارض۔

ترجمہ: اے زندہ اے برقرار رہنے والے اور رکھنے والے اور جلال اور اکرام والے اے آسمانوں اور زمین کے بطرز نو پیدا کرنے والے) اور میں نے ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ خدا کا اسم اعظم ہے۔

(نزہتہ المجالس۔ ص ۲۴۵)

پتھر پر اللہ پاک کا نام مبارک

چکیاہ کے قریب ایک بڑا بھاری پتھر ہے جس پر صاف طور پر اللہ لکھا ہوا ہے۔

زبان پر نام اللہ

مانسہرہ میں ایک امتیاز نامی بچی کی زبان پر صاف طور پر اللہ لکھا ہوا ہے۔

جو کچھ مانگنا ہو اللہ ہی سے مانگو

ایک شخص حضرت معروف کرخی ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمایئے۔

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور توکل کرنا کہ وہ تیرا کفیل ہو جائے اور تیرے ساتھ رہے۔ اپنی تمام شکایات اور حاجات اسی کے سامنے پیش کر کیونکہ کوئی دوسرا اس کے منشاء اور مرضی کے بغیر نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ اگر تجھے کچھ کہنا اور عرض کرنا ہے تو اس سے کہہ اور عرض کر کیوں کہ اسی کے پاس تیری تمام تکالیف اور جملہ مصائب کا علاج ہے اور یہ بھی یاد رکھ کر تجھ پر مصیبت یا مشکل آ پڑے تو اس کا علاج ہے اور یہ بھی یاد ... رکھنے ہی میں مضمر ہے۔

ایک اور شخص نے آپ سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا اس بات سے ہمیشہ ڈرتا رہ کہ اللہ تعالیٰ تیری طرف دیکھ رہا ہو اور تو غرور اور تکبر کے مظاہرہ میں مصروف ہو۔

(واقعات صوفیہ ص ۷۸)

رزق کا مالک وکفیل اللہ ہی ہے

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت شبلی ؒ کے پاس کثرت عیال کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ ایک کام کر اپنے گھر میں جا کر دیکھو۔ جس کسی کا رزق خدا کے ذمہ نہ ہو اس کو نکال دے وہ شخص خاموش ہو گیا اور پھر کبھی ایسی شکایت نوبان پر نہ لایا۔ (واقعات صوفیہ ص ۱۰۵)

وہ لوگ ذرا خیال ... فرمائیں جو کہتے ہیں بچے زیادہ ہوئے تو خوراک کا کیا ہوگا؟ جو خدا تم کو دیتا ہے وہ ان کو بھی عطا کرے گا۔ جب دنیا سے رزق ختم ہو گیا تو اللہ اس کو موت کے حوالے کر دے گا۔

شاہ جیلان دربار خالق کائنات میں

ایک مرتبہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ حج کے بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے لوگوں نے آپ کو دیکھا کہ حرم کعبہ کے اندر سنگریزوں پر سجدہ ریز ہو کر دعا مانگ رہے تھے بار الہا مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا مستحق ہوں تو قیامت کے دن مجھے اندھا اٹھانا تاکہ نیکوں کے سامنے مجھے شرمسار نہ ہونا پڑے۔ (واقعات صوفیہ ص ۱۳۰ و ص ۱۳۱)

اللہ ہی بہترین حفاظت کرنیوالا ہے

حضرت حبیب عجمی ؒ کا حجرہ بصرہ کے بازار میں چوراہے پر تھا اور آپ کے پاس ایک پوستین تھی جس کو سردی گرمی میں

برابر استعمال کرتے تھے ایک دن وضو کرنے کے لیے گئے اور پوستین وہیں چھوڑ گئے اتنے میں حضرت خواجہ حسن بصریؒ ادھر آنکلے۔ دیکھا کہ پوستین پڑی ہے پہچان لی۔ اور فرمایا۔ حبیب اپنی پوستین یہیں چھوڑ گیا ہے۔ اسے یہ خیال ہی نہیں آیا کہ اس کو کوئی اٹھا کر بھی لے جا سکتا ہے۔ پھر آپ وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ حبیب واپس آگئے۔ آپ کو سلام کیا۔ اور پوچھا امام المسلمین آپ یہاں کیسے کھڑے ہیں خواجہ حسن بصریؒ نے جواب دیا کہ تمہاری پوستین کی حفاظت کر رہا ہوں تم اسے کس کے بھروسے پر چھوڑ گئے تھے حضرت حبیب عجمیؒ نے فرمایا اس ذات کے بھروسے پر جس نے آپ کو میری پوستین کی حفاظت کے لیے یہاں بھیج دیا۔

(واقعات صوفیہ صہ ۲۸ و صہ ۲۹)

اللہ اگر ساتھ ہے تو کسی سے کوئی خوف نہیں۔

ایک دفعہ حضرت حسن بصریؒ کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے لکھا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے کہ میں اسے حرز جان بنا لوں آپ نے جواب میں لکھا کہ اگر خدا تیرے ساتھ ہے تو کسی سے نہ ڈرو اور اگر خدا تیرے ساتھ نہیں ہے تو پھر کسی سے امید نہ رکھو۔

(واقعات صوفیہ صہ ۳۰)

توحید کیا ہے؟

حضرت ابوالعباس قاسم بن مہدی سیاریؒ فرماتے ہیں کہ التوحید ان لا یخطر بقلبک مادون توحید

”توحید یہ ہے کہ تیرے دل میں حق تعالیٰ کے سوا کسی کا خطرہ نہ ہو“

(کشف المحجوب صہ ۳۴۲)

توحید باری میں کسی کو اختلاف نہیں

حضرت ابو یزیدؒ فرماتے ہیں کہ

اختلاف العلماء رحمۃ الا فی تجرید التوحید اخلاص

توحید کے سوا علماء کا اختلاف رحمت ہے۔

(کشف المحجوب صہ ۳۳۹)

(نوٹ) یاد رہے کہ کشف المحجوب حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش کی مشہور کتاب ہے۔

قارئین کرام بزرگان دین شرک و بدعت کے سخت خلاف تھے اللہ پاک نے جو مقام حضرات اولیاء کو عطا فرمایا ہے صرف اور صرف اتباع سنت کی وجہ سے ملا۔

جو لوگ شریعت کے خلاف چلتے ہیں وہ ہرگز ولی اور بزرگ نہیں ہو سکتے۔

انابت الی اللہ کے اوراد

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف دل مائل نہ ہو تو انابت الی اللہ پیدا کرنے کے لیے یہ ورد پڑھیں اور ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔

سبحان من یرانی سبحان من یسمع کلامی سبحان من یذکرنی ولا ینسانی۔

”پاک وہ ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے پاک ہے وہ جو میری بات سن رہا ہے پاک ہے وہ جو مجھے یاد رکھتا ہے اور مجھے بھلاتا نہیں ہے۔“

انابت الی اللہ پیدا کرنے کے لیے روزانہ ایک سو بار توجہ سے پڑھیں۔

یاھو یامن لاھو الاھو

انابت الی اللہ توجہ سے پڑھیں تو خوب اثر ہو۔

اللہ حاضری اللہ ناظری وناصری اللہ معی

”اللہ میرے پاس موجود ہے اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اللہ میرا مددگار ہے اللہ میرے ساتھ ہے۔“

قرب الٰہی حاصل کرنے کیلئے ورد

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے خاص ورد ہے کہ صبح و شام سات سات بار یہ تین سورتیں پڑھا کریں۔

(۱) سورۃ فاتحہ سات بار صبح و شام

(۲) سورۃ اخلاص " " " "

(۳) سورۃ الانشراح " " " "

یہ وظائف حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ کے بتائے ہوئے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کی پیشانی پر نام اللہ

حضرت ذوالنون مصریؒ کے انتقال کے بعد لوگوں نے آپ کی پیشانی پر یہ کلمات لکھے ہوئے دیکھے

ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ وھذا قتیل اللہ مات من سیف اللہ

ترجمہ: ”یہ اللہ کا حبیب ہے اور اس کی محبت میں مر گیا اور یہ اللہ کی تلوار سے قتل ہو گیا۔“

خلاصہ اللہ کی محبت میں جان دی۔

”تذکرہ اولیاء صہ ۸۲ از حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ“

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا۔

اللہ کا نام لیا اور شفا مل گئی

حضرت شیخ ابو علی دقاقؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے خانقاہ میں آکر آپ سے یہ سوال کیا کہ اگر کسی شخص کے قلب میں تصور گناہ پیدا ہو گیا تو کیا اس سے جسمانی پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے یہ سن کر آپ نے مریدین سے فرمایا ”اس کو جواب دو“ چنانچہ زین الاسلام کہتے ہیں کہ میں نے یہ جواب دینا چاہا کہ تصور گناہ ظاہری پاکی کے لیے مضرت رساں نہیں ہوتا البتہ باطن پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے مگر ادب مرشد کی وجہ سے بغیر جواب دیئے خاموش ہو گیا۔

آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میری آنکھوں میں ایسا شدید درد اٹھا کہ میں اس کی اذیت سے مضطرب اور بے چین ہو گیا اور اسی حالت اضطراب میں مجھے نیند آگئی اور خواب میں میں نے کسی کہنے والے کی یہ آواز سنی۔

”الیس اللہ بکاف عبدہ“

”یعنی کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں۔“

اور جب میری آنکھ کھلی تو درد ختم ہو چکا تھا جس کے بعد سے میری آنکھ میں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

(تذکرۃ الاولیاء صہ ۳۵۹)

دراماندگی میں وہ کرتا ہے رحمت
وہی دور کرتا ہے ہر ایک کی مصیبت

قبر کے جوابات منظوم میرا رب اللہ ہے

حضرت امام اعظم نے قبر کے سوالوں کے یہ جوابات

منظوم ہوئے تھے۔

ربی اللہ لا الٰہ سواہ

میرے رب اللہ ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں

ونبی محمدٌ مصطفا

اور میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خدا کے برگزیدہ ہیں۔

دینی الاسلام وفعلی ذمیم

میرا دین اسلام ہے اور میرا عمل بُرا ہے۔

اسأل اللہ عفوہ وعطاہ

میں اللہ سے اس کے عفو اور عطا کا سائل ہوں

(روحانی حکایات ص ۲۶، حصہ دوم)

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق

زبان و دل کی شہادت کے لائق

اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق

اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق

لگاؤ تو لَو اپنی اس سے لگاؤ

جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

دل گونج اُٹھے اللہ ہی اللہ

حضرت شیخ ابوبکر کتانی رح فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شب اکیاون مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ سے مسائل کی تحقیق کی۔

پھر ایک شب خواب میں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

لا الٰہ الا انت اسئلک ان یحیی قلبی

بنور معرفتک ابدا

(تذکرۃ الاولیاء ص ۴۴۰)

ترجمہ: کوئی معبود نہیں مگر تو ہی ہے میں سوال کرتا ہوں تجھ سے میرے دل کو نور کی معرفت سے ہمیشہ زندہ رکھ۔

ے وہ مالک ہے سب اس کے آگے لاچار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار

شیخ ابوالعمرو جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مریدین میں بڑے ہی باکمال بزرگ ہوئے ہیں ان کی توجہ الی اللہ اور ذہنیت کا واقعہ ہے کہ ایک رات انہوں نے بستر پر لیٹے لیٹے باغ

کبوتروں کی تسبیح سنی ایک کبوتر نے پڑھا

سبحٰن من عندہ خزائن کل شیئ وھا

باقی صفحہ ۲۱ پر

جھوٹ بولنے سے بچئے یہ کبیرہ گناہ ہے

ذیل میں چند باتیں درج کی جاتی ہیں جن کو عام طور پر اس قابل بھی نہیں سمجھا جاتا کہ ان کی طرف ذرا سی بھی توجہ دی جائے اگر وہ یقیناً قابل گرفت ہیں۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔ اگر دنیاوی قانون کی زد سے کسی طرح بچ نکلتے ہیں تو بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے، اس میں جو کچھ ہوگا اس سے ڈرتے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ ہائے ہماری کم بختی اس نامۂ عمل کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کیے ہوئے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا گناہ" (الکہف ۱۸، ۴۹)

۱۔ دنیاوی مفادات کی خاطر حلفیہ بیانات دیدہ و دانستہ غلط دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ مفروضہ مفادات کی خاطر عمریں غلط درج کرائی جاتی ہیں۔

۳۔ ڈیوٹی کے دوران فرائض کے علاوہ کچھ وقت دیگر امور میں صرف کیا جاتا ہے۔

۴۔ خریدار کی جلدی یا فرد تمندی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تھوڑا سا خراب مال شامل کر دیا جاتا ہے یا کم تولا جاتا ہے یا کم ناپا جاتا ہے یا تھوڑی سی ملاوٹ کر دی جاتی ہے۔

۵۔ معمولی سی کوتاہی یا غلطی کے اعتراف کے بجائے غلط تاویلیں کی جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا قسم کی بہت سی باتیں ہیں جن کو توجہ کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ بات بات پر غلط بیانی کی جاتی ہے۔ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے بار بار جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایسا کرنے کے بعد کامرانی پر خوشی منائی جاتی ہے اور اگر کوئی ٹوکتا ہے تو جواب ملتا ہے "جناب اس کے بغیر کام ہی نہیں چلتا" مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ ایسے گناہ ہیں جن پر اگلی قوموں پر عذاب نازل ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل دی جا رہی ہے کہ ہم لوگ اب بھی صحیح راستہ اختیار کر لیں۔

یاد رکھیئے! اللہ تعالیٰ سریع الحساب (وہ بہت تیزی سے حساب لینے والا) اور شدید العقاب (سخت عذاب دینے والا) ہے۔ ہم کو چاہیے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی کا جائزہ لیں اور توبہ کریں اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔

۱۔ جھوٹ بولنے سے بچئے خواہ وہ کسی قسم کا کیوں نہ ہو۔

۲۔ حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

۳۔ طیب مال کھائیے اور اسی سے اولاد کی پرورش کیجئے۔

دنیا میں تھوڑی سی تکلیف اٹھا کر آخرت کے عذاب سے بچئے۔

اور اس طرح اپنا قومی و انفرادی وقار و کردار قائم کیجئے۔

اپنے اعزا و احباب اور گھر والوں میں اپنا اعتماد بحال کیجئے۔

آنے والی نسلوں کے لیے عظیم ترین سرمایہ حق گوئی چھوڑ کر جائیے۔

اور ان سے اعلیٰ و ارفع اپنی عبادات کی قبولیت کی امید رکھیئے۔

اتباعِ سُنّت اور فرمانِ نبویؐ کی بجاآوری میں حضرت سیّدنا

عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حیرت انگیز واقعات

افادات: حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحؒ
ترتیب: مولانا محمد اسلم ۔ ہارون آباد

پہلا واقعہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ وضو کیا اور وضو کر کے متبسّم ہو گئے لوگوں نے بے وجہ تبسّم پر استفسار کیا۔ تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپؐ نے وضو فرمایا اور وضو فرما کر متبسم ہو گئے تھے۔ (مسند)

ایک دفعہ جنازہ سامنے سے گذرا تو کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (مسند)

دوسرا واقعہ: ایک دفعہ مسجد کے دروازہ پر بیٹھ کر بکری کا پٹھہ منگوایا اور کھایا۔ اور بغیر تازہ وضو کئے ہوئے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر اس کی وجہ بیان کی۔ کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ بیٹھ کر کھایا اور اسی طرح کیا تھا۔ (مسند)

بعض لوگ یہ جانتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد وضو دوبارہ کرنا چاہیئے، حالانکہ یہ مسئلہ غلط ہے۔ کھانے کے بعد دوبارہ تازہ وضو کرنا ضروری نہیں۔

حضرت عثمانؓ کا آغاز خلافت کا حیرت انگیز واقعہ

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سریر آرائے خلافت ہوئے تو وہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ منبر مبارک تین پایوں کا تھا۔ سب سے اوپر کے پائے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوا کرتے تھے۔ حضورؐ کی رحلت کے بعد خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر کے دوسرے پائے پر بیٹھتے تھے ان کے بعد خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر کے تیسرے پائے پر بیٹھنا اختیار کیا۔ اب حضرت عثمانؓ کی باری آئی تو آپ سب سے اوپر کے پائے پر جا کر بیٹھ گئے۔ ایک شخص نے اعتراض کیا کہ شیخینؓ (حضرت صدیق و فاروقؓ) تو رسول اللہ کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے لیکن آپ نے اپنے آپ کو ان پر کیوں فوقیت دی؟

حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اگر میں تیسرے پائے پر بیٹھتا تو لوگ شک کرتے کہ یہ اپنے آپ کو عمرؓ کا ہمسر سمجھتا ہے اور اگر دوسرے پائے پر بیٹھتا تو لوگ کہتے کہ یہ ابوبکرؓ کی برابری کرتا ہے مگر یہ پہلا پایہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست گاہ ہے اور حضورؐ کی برابری کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کا جواب سنا تو ساری مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ حضرت عثمانؓ بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئے اور عصر تک اسی طرح بیٹھے رہے۔ کسی شخص کی مجال نہ تھی کہ آپ کو خطبہ پڑھنے کے لئے کہے یا مسجد سے باہر چلا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین سے آسمان تک ایک نور پھیلا ہوا ہے اور تمام عام و خاص اس نور کی ہیبت سے دم بخود تھے جو لوگ بینا تھے وہ تو اس نور کو دیکھ رہے تھے لیکن جو نابینا تھے وہ بھی اس گرمی کو محسوس کر رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ ان کو بینائی مل گئی۔ (حکایت)

ز عشقِ ناتمام ما جمالِ یار مستغنی است!
بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را
خوب صورت چہرے کو زیب و زینت کی حاجت نہیں

تیسرا واقعہ حضرت عثمانؓ کا حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت سنتِ نبویؐ کو مدِ نظر رکھنا

یعلی بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ طواف کیا اور ہم نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا۔ یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں اس جانب تھا جو بیت اللہ کے متصل ہے جب ہم رکن غربی پر پہنچے جو حجرِ اسود کے قریب ہے تو میں نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کو کھینچا، تاکہ وہ اس گوشہ کو بوسہ دیں حضرت عثمانؓ نے دریافت کیا کہ کیوں ہاتھ کھینچ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ اس گوشہ کا استلام نہ کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف نہیں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کیا ہے حضرت عثمانؓ نے فرمایا کیا تم نے آپؐ کو دیکھا ہے کہ آپؐ نے ان دونوں غربی جانب کے کونوں کا استلام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کیا تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اقتدا کرنی نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تو اپنے آپ کو اس گوشہ سے پرے کرو۔ (حیاۃ الصحابہؓ)

خدا نے خود جنہیں بخشا رضامندی کا پروانہ
انہیں پر بعض ناداں کچھ گھڑا کرتے ہیں افسانہ
خدا کی رائے سے بھی منحرف تو ہے معاذ اللہ
کبھی ہوں نہ اے ظالم تجھے پھر حق سے بیگانہ

ف۔ حضرت عثمانؓ کی مجلس میں ایک شخص حاضر ہوا حضرت عثمانؓ نے اس کی آنکھیں دیکھ کر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا بعض لوگ میری مجلس میں ایسے طور پر آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے زنا ٹپک رہا ہوتا ہے حاضر ہونے والا شخص کسی نامحرم عورت کو شہوانی نظروں سے دیکھ کر آیا تھا۔

(مواعظ اشرفیہ)

واقعہ ۴ سنت کی اتباع میں حضرت عثمانؓ کا تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھنا

صلح حدیبیہ کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو مکہ میں مسلمان قیدیوں کی طرف بھیجا حضرت عثمانؓ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے یہاں تک

کر مشرکین کے لشکر کے پاس پہنچے مشرکین نے حضرت عثمانؓ کا مذاق اڑایا اور ان کو سخت سست بات کہی۔ ان کے چچیرے بھائی ابان بن سعید بن عاص نے ان کو پناہ دی اور ان کو اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پھر یہ ٹھکانے پر پہنچے۔ تو ابان نے کہا اے میرے عم زادے! مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو عاجزانہ حالت میں پاتا ہوں اپنے تہبند کو ذرا نیچے لٹکاؤ حضرت عثمانؓ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اس سے فرمایا کہ ہمارے صاحب کا بھی تہبند اسی طرح پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے مکہ میں کسی مسلمان قیدی کو نہیں چھوڑا کہ جس کو حضورؐ کا پیغام نہ پہونچایا ہو۔ حضرت سلمہؓ راوی کہتے ہیں کہ ایک روز ہم دوپہر میں لیٹے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اے لوگو! بیعت کے لئے چلو اور بیعت ہو۔ ہم نے آپؐ سے بیعت کی۔

اس بارے میں اللہ پاک کا یہ قول نازل ہوا۔

لقد رضی اللّٰہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ۔ (الفتح۔ ۱۸)

ترجمہ! بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ یہ لوگ آپؐ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا۔ اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح دے دی۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی طرف سے حضورؐ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں لے بیعت کی حضرات صحابہ کرامؓ نے کہا ابو عبداللہ (حضرت عثمانؓ) کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور ہم سب یہاں ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر وہ اتنے سال وہاں ٹھہریں تو جب تک میں طواف نہ کروں گا وہ طواف نہ کریں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ابان نے کہا کہ اے میرے عم زادے! میں تم کو بڑی کسر نفسی کی حالت میں دیکھتا ہوں اپنے تہبند کو اتنا ہی نیچا کر لو جتنا تمہاری قوم کے ہوئے ہے۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اسی طرح ہمارے صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نصف پنڈلی تک تہبند نیچا رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ابان نے کہا۔ اے میرے عم زادے بیت اللہ کا طواف کر لو۔ حضرت عثمانؓ نے کہا جب تک ہمارے صاحب کوئی کام نہ کریں۔ ہم کچھ نہ کریں گے۔ ہم انہیں کے نقش قدم کا اتباع کریں گے۔ (حیاۃ الصحابہ ص ۳۴۴)

واقعہ ۵ حضرت عثمانؓ کا فضول خرچی سے اجتناب کا حیرت انگیز واقعہ

ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس میری سفارش فرما دیں کہ میں حاجت مند ہوں مجھے (تقریباً کم و بیش) تین سو دینار کی ضرورت ہے دلوا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ میرا نام لے دینار رقم مل جائے گی وہ شخص حضرت عثمانؓ کے مکان پر پہنچا ابھی دروازہ کھٹکایا نہیں تھا کہ اندر سے آواز سنی کہ وہ اپنی زوجہ کو فرما رہے ہیں کہ رات کو جو چراغ کی بتی تیز جلتی ہے اس کو مدھم رکھا جائے کیونکہ ضرورت سے زائد روشنی فضول خرچی میں داخل ہے۔ وہ شخص یہ بات سن کر واپس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلا گیا اور عرض کی کہ مجھے وہاں سے رقم ملنے کی امید نہیں۔ کیونکہ وہ تو گھر میں چراغ کی تیز بتی جلنے پر نصیحت فرما رہے ہیں مجھے کیا رقم دیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوبارہ جاؤ ان سے مطلوبہ رقم مل جائے گی وہ شخص دوبارہ گیا۔ آواز دی حضرت عثمانؓ باہر تشریف لائے اس نے اپنی حاجت پیش کی اور کہا کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے آپؓ نے فوراً رقم مہیا کر دی۔ اور مطلوبہ رقم سے زائد عطا فرمائی اس نے کہا میں پہلے بھی آیا تھا لیکن واپس مڑ گیا تھا۔ کہ آپ گھر میں اتنی فضول خرچی برداشت نہیں کرتے مجھے کیا دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ فضول خرچی سے اجتناب اور میانہ روی اختیار کرنا یہ ہمارے آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ فرمایا اگر ایک درہم روز کا تیل بغیر ضرورت سے زائد جلایا جائے تو ماہ میں تیس درہم ہو گئے اگر یہ رقم اللہ کی راہ میں خرچ ہو تو اس کا بدل آخرت میں ملے گا۔ فضول خرچی پر آخرت میں سوال ہوگا (ف) سبحان اللہ ان لوگوں نے دین کی اصل حقیقت کو سمجھا ہے۔ (مواعظ حسنہ)

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور آپؐ کے تیسرے خلیفہ تھے اور جن کو آپؐ نے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ ان کا یہ حال تھا کہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے تھے کہ ان کی مبارک داڑھی تر ہو جاتی تھی۔ کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ دوزخ اور جنت کے تذکرے سے نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں اور اس پر حضرت عثمانؓ نے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ سو اگر قبر کی مصیبت سے (کسی نے) نجات پالی۔ تو اس کے بعد کی سب منزلیں (حشر حساب پلصراط) سب آسان ہیں۔ اور اگر اس کی مصیبت سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد کی سب منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے زیادہ برا اور مصیبت والا منظر میں نے کوئی نہیں دیکھا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر حضرت علی کی زبان مبارک سے

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے نماز فجر کے سلام کے

باقی ص ۲۶ پر

قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج

گیس، بدہضمی، سینے کی جلن، جسمانی و اعصابی کمزوری، آج ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ دیسی طریقہ علاج شفا بخش اور ہر منفی اثر سے پاک ہے۔
جواہر مہرہ خالص (مفرح دل و دماغ) ہمارے پاس تیار ملتا ہے (دمہ اور پتھری کی دوا مخصوص نسخہ) فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ طبی مشورے کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔
ایڈریس: حکیم نذیر احمد شیخ۔ تیسری منزل حلیم سینٹر روم نمبر ۲۱۲ B نزد صدر پوسٹ آفس عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ وقت ملاقات ۳ بجے تا ۸ بجے شام (علاوہ جمعہ بند)
فون نمبر: ۵۱۸۱۴۸

کیا کریں فیشن یہی ہے

محلے میں تھی کل شادی کی تقریب
بہر سو روشنی پھیلی ہوئی تھی،
سڑک پہ تن رہا تھا شامیانہ
اور اک ہڑبونگ اس میں مچ رہی تھی

ادھر بے باک لڑکوں کا تھا ٹولہ
ادھر اک لڑکیوں کی صف کھڑی تھی
ادھر سر پر کبوں کے گھونسلے تھے
ادھر زلف پریشاں اڑ رہی تھی

ادھر یا ہو، کے تھے پر جوش نعرے
ادھر کیفیت اک دھمال کی تھی
ادھر ڈسکو کے ٹھمکے لگ رہے تھے
ادھر تالی پہ تالی بج رہی تھی

تھی محو رقص عریاں بے حیائی
حیا و شرم منہ ڈھانپے کھڑی تھی
سڑک پہ ہو رہا تھا اک تماشہ
اور اک خلقت تماشہ دیکھتی تھی

پھر اس بدمستی و بے ہودگی تک
بڑی محنت سے ویڈیو بن رہی تھی
دلہن کے باپ مسجد میں ملے جب
تو ان کی شرم سے گردن جھکی تھی

جو پوچھا نظروں ہی نظروں میں ہم نے
کہ حضرت رات یہ کیا دل لگی تھی
تھی کھسیانی ہنسی ہونٹوں پہ ان کے
مگر چہرے سے ظاہر بے بسی تھی

زبان چپ تھی مگر کیفیت دل
زبان حال سے یہ کہہ رہی تھی
کہ صاحب کیا کریں فیشن یہی ہے

وزیر اعظم پاکستان کے نام کھلا خط

از: ڈاکٹر غلام محمد
جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ ڈویژن

عزت مآب جناب محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج گرامی!

عرض ہے کہ ملک بھر پاکستان میں افراتفری، غنڈہ گردی، لاقانونیت، قتل و غارتگری، ڈکیتی، اغوا برائے تاوان، فحاشی اور عریانی اسمبلی کے ممبران کا بدنام زمانہ کردار اور غیر ذمہ دارانہ حرکات روزمرہ کا مشغلہ بن چکا ہے۔ اور حکومتی ادارے بے اثر اور مرعوب ثابت ہوئے ہیں پولیس کا رویہ بھی شتر بے مہار کی مانند ہے کہیں جرائم پیشہ افراد اور غنڈے ہیں اور کہیں شتر خاموش رہتے ہیں۔ سندھ کے حالات کا اخبارات میں پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستان کا علاقہ نہیں بلکہ علاقہ غیر ہے دو تین ہفتوں سے جاپانی طلباء کی بازیابی کے بعد چینی انجینئروں کا اغوا اور ڈاکوؤں کی بڑھکیں اور حکومت سندھ کی مجبور و معذور چالیں یہ بتا رہی ہیں کہ سندھ میں ڈاکو ہی راج کر رہے ہیں امن و امان بحال کرنے والے ادارے صرف شو پیس ہیں۔

اب ہر شہری خوف و ہراس اور بددلی کا شکار ہے اسلحہ کا لائسنس حاصل کرنا انتہائی مشکل اور ناجائز کلاشنکوف ضلع کچہری میں بھی لیکر چلنے پر کوئی پابندی نہیں۔ منتخب نمائندے قاتلوں اور ڈاکوؤں کی سرپرستی کر رہے ہیں اور واردات کرنے کے بعد چھینے ہوئے موٹر سائیکل اور کاریں بھی انہی کے ڈیرہ پر رونق افروز ہوتی ہیں، اور وہ بہادر جوانوں کی تواضع بھی کرتے ہیں۔ تھانے اور کچہریاں دکانداری کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت سے جو امیدیں وابستہ تھیں وہ بھی ٹوٹتی نظر آ رہی ہیں اور حکومت عملاً ناکام ہوتی جا رہی ہے۔

جناب والا! اب فریادی کی فریاد سننے والا کوئی نہیں اور بے سہارا و بددل عوام کے لئے کنارہ نظر نہیں آتا چلتی ٹرینیں اور بھری بستیاں لوٹی جا رہی ہیں روزانہ درجنوں قتل ہوتے ہیں چوری کی تو اب اہمیت کھو چکی ہے ڈاکے پیشہ بن چکے ہیں مگر ان کے بگڑتے ہوئے حالات میں یہ تو بتائیں کہ عوام اور ملک کا کیا بنے گا اور آپ اس کے لئے مؤثر اقدام کرنے سے کیوں قاصر ہیں۔ اگر یہی صورت حال رہی تو پھر پاکستان اسلامی فلاحی مملکت بنے گا؟ کفر اور تباہی کا مرکز بنے گا غریب اور شرفاء دبکے بیٹھے ہیں اور غنڈے دندناتے پھرتے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

حضور والا! آپ کا فرض ہے کہ اس ملک کے کروڑوں باسیوں کو عزت اور امن سے رہنے کا حق دیں، شر پسند اور جرائم پیشہ افراد کی سرکوبی کریں۔ بددیانت اور راشی افراد کی فرعونیت کو کہیں گہرے دجلہ و فرات میں ہمیشہ کے لئے غرق کریں۔ ملک میں قرآن و سنت کی بالادستی اور شرعی قوانین کا فوری نفاذ عمل میں لائیں اندرونی و بیرونی دباؤ کا مقابلہ کر کے اپنے وعدوں نعروں اور دنیا و عاقبت کی سرخروئی کے لئے چند روزہ اقتدار میں قابل فخر کردار ادا کر کے نام پیدا کریں۔

جناب والا! حکومت کسی کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی، نہ رہا ہے، نہ آپ کے پاس ہمیشہ رہے گی، مگر تاریخ میں غداروں اور ناداروں کے نام بڑی وضاحت سے آنے والی نسلوں کے لئے قائم رہتے ہیں۔

تاریخ محمد بن قاسمؒ اور محمود غزنویؒ کے علاوہ، سلطان ٹیپو شہید اور دیگر مجاہدین کا جہاں تذکرہ کرتی ہے وہاں راجہ داہر، سومنات کے پجاریوں اور میر جعفر و صادق کو بھی بے نقاب کرتی ہے میں اپنے دل کی باتیں اور حالات حاضرہ کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور آپ پر تنقید نہیں بلکہ ملکی

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر: اشتیاق احمد

قسط نمبر: ۳۰

مرزا عام طور پر چائے کی پیالی یا پانی کا گلاس بائیں ہاتھ میں پکڑ کر پیا کرتا تھا، اس کا کہنا تھا کہ ابتدائی عمر میں اس کے دائیں ہاتھ پر ایسی چوٹ لگی تھی کہ اب تک بوجھل چیزیں اس کے ہاتھ سے نہیں اٹھتی تھیں اکڑوں بیٹھ کر کھانے کی عادت نہیں تھی آلتی پالتی مار کر کھانا کھاتا تھا۔

○

مرزا کو ایک بار سفر پر جانا تھا اسٹیشن پہنچا تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ بیوی کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا۔ ان کا ایک ساتھی دوسرے سے کہنے لگا:

"دیکھو مرزا بیوی کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہا ہے اور بہت سے غیر لوگ ادھر ادھر پھر رہے ہیں، آپ مرزا سے کہیں بیوی کو کہیں اور بٹھا دیں۔"

"میں تو نہیں کہتا تم خود جا کر کہو" اس نے جواب دیا۔

آخر وہ خود گیا اور بولا:

"حضرت لوگ بہت ہیں زوجہ کو الگ جگہ بٹھا دیں۔"

یہ سن کر مرزا نے کہا:

"جاؤ جی! میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔"

○

ایک مرتبہ مرزا کے کچھ دوست لاہور سے قادیان پہنچے مرزا کو اطلاع ہوئی تو ناشتہ ساتھ لے کر ان سے ملنے کے لیے مسجد میں آ گیا۔ ان دوستوں نے ناشتہ دیکھ کر کہا:

"لیکن ہم سب تو روزے سے ہیں!"

اصلاحی احوال اور قوم کی فلاح کے لئے بطور یاد دہانی چند سطور ارسال کر رہا ہوں میں نے کسی خفیہ راز کا انکشاف نہیں کیا بلکہ روزانہ اخبارات کی زینت بننے والے بیانات اور پیش آمدہ واقعات ہی کی بات کی ہے تاکہ کوئی مناسب راستہ بھولی ہوئی قوم کو مل جائے۔

میں کیا سمجھتا ہوں آپ کے سامنے بہت سی باتیں اور اندرونی حالات واضح ہیں آپ سے پوشیدہ نہیں کہ جو کچھ ہو رہا ہے آپ ان باتوں سے بے خبر نہیں ہیں میری استدعا ہے کہ آپ جرات سے کام لیں اور بگڑتے ہوئے حالات و معاملات کو سنوارنے کی طرف تیزی سے قدم اٹھائیں آپ کی ذراسی غفلت سے بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

فقط والسلام

ڈاکٹر غلام محمد جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام

جہیز سے ایک انٹرویو

از:۔ الفصار زبیر محمدی

س: جناب عالی کیا میں آپ کا اسم گرامی پوچھ سکتا ہوں؟

ج: جی میرا نام جہیز ہے۔

س: آپ کی پیدائش اور پرورش کہاں ہوئی؟

ج: میری پیدائش اور پرورش امیروں اور رئیسوں اور حریصوں کے گھر میں ہوئی۔ وہیں میں پروان چڑھا

س: اب تک آپ نے عمر کی کتنی بہاریں دیکھی ہیں؟

ج: یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے، بہار تو ہر وقت میرے دامن میں رہتی ہے، غرض یہ کہ میں سدا بہار ہوں۔

س: آپ کی دلی تمنا اور عزائم کیا ہیں؟

ج: بس دینی بھائی ابلیس کا تعاون کرنا اور بنی آدم کو ذلیل کرنا ہمارا عین مقصد ہے۔

س: آپ اپنی دعوت میں کس حد تک کامیاب ہیں؟

ج: اس کا میں نے جواب دیا تھا کہ میں خود ہی سدا بہار ہوں ہاں اتنا ضرور ہے کہ جب اسلام کا بول بالا تھا اور مسلمانوں کے پیغمبر اور ان کے خلفاء وغیرہ جب تک باحیات رہے میں بے وقعت تھا ویسے آج کل تو میری خوب ترقی ہو رہی ہے ابھی حال ہی میں بمبئی شہر میں ایک قلم کار کی لڑکی روحی نسرین کو میری ہی وجہ سے جلایا گیا ہے، آپ بمبئی کے اس واقعہ سے میری کامیابی کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

س: آپ کس قسم کے لوگوں میں اپنی دعوت پیش کرتے ہیں؟

ج: ویسے تو میری دعوت عام ہے، مگر حریص لوگ میری دعوت جلدی قبول کرتے ہیں؟

س: انسانی معاشرہ میں آپ کا کیا مقام ہے؟

س: جس طرح انسانوں کی مہمان نوازی کے لئے بکریاں ذبح کی جاتی ہیں اسی طرح میری خاطر مدارت کے لئے لڑکیاں ذبح کی جاتی ہیں اور جلائی جاتی ہیں۔

جیسا کہ نسرین نایک کا واقعہ سامنے ہے درحقیقت یہ میری ہی وجہ سے ہوا ہے۔

س: آپ کی رسائی کہاں تک ہے؟

ج: تقریباً دنیا بھر میں چھا گیا ہوں۔

س: محترم آخر میں آپ اپنا پتہ بتا دیں تو کرم ہوگا؟

ج: میرا پتہ تو بہت آسان ہے بس امیروں اور حریصوں اور دولت پرستوں کے گھروں میں میرا مستقل قیام ہے۔

یہ سن کر مرزا نے کہا:

"سفر میں روزہ ٹھیک نہیں، اللہ نے جب اجازت دی ہے تو اس اجازت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔"

یہ کہہ کر ان کے روزے تڑوا دیے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ بے چارے روزے کی حالت میں سفر کر ہی چکے تھے۔ اور مرزا کے پاس پہنچ چکے تھے اب انہیں روزہ کھلنے سے پہلے تو سفر کرنا نہیں تھا اس پر بھی مرزا نے ان کے روزے تڑوا دیے۔

O

مرزا کے ایک لڑکے نے اس کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی جب مرزا لیٹا تو وہ اینٹ چبھتی، کئی دن دن ایسا ہوتا رہا، ایک دن مرزا نے اپنے خادم سے کہا:

"میری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چیز چبھتی ہے، وہ حیران ہوا اور مرزا کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کا ہاتھ اینٹ پر لگا، اس وقت فوراً اینٹ جیب سے نکال لی۔"

مطلب یہ کہ مرزا کو یہ احساس تک نہ ہو سکا کہ اس کی جیب میں اینٹ ہے۔

O

مرزا ایک مرتبہ امرتسر گیا، وہاں اس کے دو ساتھی محمد خان اور مفتی ظفر احمد بھی ٹھہرے ہوئے تھے دونوں دبلے پتلے جسم کے تھے ایک چارپائی پر سو جاتے تھے۔ ایک رات محمد خان تھیٹر (سینما) دیکھنے چلا گیا جو اس مکان کے نزدیک ہی تھا۔ رات کو دو بجے وہ واپس آیا، صبح مفتی ظفر نے مرزا سے محمد خان کی شکایت کی کہ وہ رات کو تھیٹر دیکھنے گئے تھا۔ یہ سن کر مرزا نے کہا:

"ایک دفعہ ہم بھی دیکھنے گئے تھے۔"

O

مرزا اپنے چند خادموں کے ساتھ ایک مرتبہ تصویر کھنچوانے گئے، فوٹو گرافر نے اس سے کہا:

"آنکھیں کھلی رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آسکے گی۔"

اس کے کہنے پر مرزا نے آنکھوں کو کچھ زیادہ ہی کھول دیا۔ مگر وہ پھر اسی طرح بند ہوگئیں

مطلب یہ کہ مرزا تصویریں بھی کھنچوایا کرتا ہے۔

(تعارف جاری ہے)

مرزا طاہر کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور اسکی سیکورٹی پر قادیانی جماعت کثیر رقم خرچ کرتی ہے

مرزا طاہر کیلئے ایک باورچی خصوصی طور پر پاکستان سے منگوایا گیا ہے۔

(نامہ نگار) باخبر ذرائع سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے قادیانی جماعت کے مالیاتی نظام کو نشانہ تنقید بنایا ہے۔ اور قادیانی جماعت کے اندر ایک دانشوروں کا مضبوط گروپ پیدا ہو گیا ہے جن کا مطالبہ ہے کہ مختلف قسم کے نئے نئے چندے ایجاد کئے جا رہے ہیں اور پھر اسے وصول کرنے پر زور دیا جاتا ہے وہ جماعت کے افراد پر بوجھ ہے اس لئے ان نئے نئے چندوں کو ختم کیا جائے۔ ان دانشوروں کے مطابق گذشتہ آٹھ نو سالوں سے بہت سے نئے قسم کے چندے وجود میں آ گئے جس کا نام و نشان تک گذشتہ ۸۰/۱۰ سالوں میں نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ صرف ایک چندہ عام اور وصیت کا چندہ ہونا چاہئے۔ ذرائع نے بتایا کہ قادیانی جماعت کے افراد میں اس مسئلہ پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور بعض قادیانی نوجوانوں کو مرزا طاہر پر بھی تنقید کرتے دیکھا گیا ہے۔ اپنی نجی مجلسوں میں مرزا طاہر کی ذاتی زندگی پر بھی بحث کرتے دیکھا گیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام تو کفایت شعاری کا سبق دیتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس مرزا طاہر کی گھریلو زندگی میں سادگی نہیں ہے ایک باورچی کو پاکستان سے خصوصی طور پر منگوایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور ذاتی سیکورٹی پر جماعت ایک کثیر رقم خرچ کرتی ہے جو سراسر بے انصافی ہے۔ جمعہ کے دن ایک شخص مستقل جوتیاں اٹھانے پر لگا رہتا ہے وہ جوتی زمین پر نہیں رکھتا اور لئے کھڑا رہتا ہے اس کے بعد نماز جمعہ پر باڈی گارڈ متعین ہیں جو بیچارے نماز بھی نہیں پڑھتے انہوں نے سوال کیا ہے کہ جب ہم سچے اور حقیقی اسلام کے دعویدار ہیں تو ہمارے خلیفہ کو خوف کس کا ہے۔ وہ عام کیوں نہیں گھومتے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفا کسی خطرہ کے بغیر بازاروں میں گھومتے تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ مرزا طاہر سے قادیانیوں کا ملاقات کرنا بہت مشکل بنا دیا گیا ہے۔ جب کسی کو ملاقات کا وقت دیا جاتا ہے تو اسے کئی مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ہر چندے کے لئے بے پناہ دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اور نہ دینے پر طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور جب چندے جمع ہوتے ہیں تو جماعت کے عہدیداران اور مربیان عیاشی کرتے ہیں۔ اعلیٰ اعلیٰ کاروں میں گھومتے ہیں اور جماعت کے چندوں کو بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ اگر ہمارا بھائی ان کی تفصیل طلب کرتے ہیں تو منافق کہا جاتا ہے یہ سلسلہ جماعت کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

سویڈن میں سینکڑوں قادیانیوں نے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا

تائب ہونے والوں نے چندے کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ پاکستان و بعض افریقی ممالک میں بھی بغاوت پھیل گئی

وضاحت

شمارہ نمبر ۲۷ میں ٹائٹل پر قادیانیوں میں بغاوت کی سرخی لگائی گئی تھی لیکن تصدیق کی غرض سے خبر روک لی گئی تھی۔ اب الفضل میں شائع شدہ مرزا طاہر کے خطبے سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے اور خطبے میں بغاوت کا صاف اشارہ ملتا ہے۔ (ادارہ)

چنیوٹ۔ سویڈن میں قادیانیوں کے خلاف بغاوت پھیل گئی۔ سینکڑوں قادیانی قادیانیت چھوڑ کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ قادیانیت سے تائب ہونے والوں نے جماعت کو دیئے گئے چندوں کی رقوم کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے مرزائیت چھوڑ جانے والوں کی رقوم واپس کرنے کی ہدایت کر دی۔ اور پیروکاران کو مزید چندہ دینے کو کہا۔ واقعات کے مطابق قادیانیوں میں اندرون اور بیرون ملک مختلف ممالک میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے جماعت کے متعدد عہدیداروں کو مختلف مقامات پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے مرزا طاہر احمد نے خود اپنے بھانجے قاسم کی جگہ ایک کلرک عطاء الرحمٰن کو خدام الاحمدیہ کا مہتمم بنا دیا ہے اور اس طرح جرمنی، بلجیم، ہالینڈ، برطانیہ، امریکہ اور بعض افریقی ممالک کے جماعتی مبلغوں کی رخصت منسوخ کر دی ہیں جن میں بشیر احمد باجوہ، مولوی مسعود، حافظ صدیق قریشی اور مولوی الیاس کے نام لیے جا رہے ہیں۔ جو قادیانیوں کے سربراہ کے چند قریبی مصاحب میں شمار ہوتے ہیں۔ اندریں حالات سویڈن کے تائب قادیانیوں نے مرزائیوں کو دھمکی دی ہے کہ وہ ان کے دیئے گئے چندے واپس کرنے پر مجبور ہیں دیگر وہ جماعت کے دفاتر اور دوسری املاک پر قبضہ کر کے ان کو مساجد اور اسلامی دفاتر میں تبدیل کر دیں گے۔ جس پر مرزا طاہر نے جماعت کے عہدیداروں کو معطل کر دیا ہے اور الزام لگایا ہے کہ یہ ان کی نااہلی کی وجہ سے ہوا اور رقوم کی واپسی کا مطالبہ کرنے والے جماعت

کے باغی افراد کو پائی پائی ادا کرنے کی ہدایت کی۔ اور اس چندے کی کمی کو پورا کرنے کے لیے پیروکاران کو زیادہ سے زیادہ جماعت سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

جب سے اسلامائزیشن کا نام شروع ہوا پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو رہا ہے

قادیانیوں پر "ظلم" کے نتیجہ میں پاکستان کے حالات خراب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

قادیانی مسئلہ نہ ہوتا تو پاکستان کی سیاست مولوی کو اپنی جوتی کی نوک پر بھی نہ رکھتی۔

مرزا طاہر کی بکواس

(لندن) قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے ۲۰ ستمبر کو لندن میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے پاکستان کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا اور کہا کہ پاکستان کے حالات نہایت خراب ہیں۔ امن و امان نام کی کوئی شے نہیں ہے۔ رشوت کا بازار گرم ہے۔ بد دیانتی ہر شعبہ زندگی میں جاری ہے چوری، ڈاکہ، اغوا کے واقعات کی بہتات ہے۔ پاکستان ہر قوم نے کسی قوم کے حقوق سلب کئے ہوئے ہیں اگر کسی نے نہیں تو حکومت نے حقوق سلب کر رکھے ہیں۔ ہر جگہ نحوست ہے ہر پاکستانی خصوصاً حکومت کے اہل کاروں کے چہروں پر نحوست طاری ہے۔ سیاست مسلسل گندی سے گندی ہوتی چلی جا رہی ہے سیاست والوں نے اپنے آپ کو شریعت کے تابع بنا کر اپنے ہاتھوں کو خود رسیوں میں جکڑ رکھا ہے شریعت مولوی کے ہاتھ دے کر سیاستدان مجبور ہو گئے ہیں۔ جو مولوی کہے اس کی بات ماننے پر مجبور ہیں۔ مرزا طاہر نے علماء کرام کی توہین کرتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانی مسئلہ نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ پاکستان کی سیاست مولوی کو اپنی جوتی کے پر بھی رکھتی۔ مرزا طاہر نے کہا کہ اخبارات میں شریعت کے قصے چل رہے ہیں۔ مولوی کے قبضے میں اسلام دیگر اسلام کے ساتھ بے وفائی کی گئی ہے۔ اور جب سے ملک میں اسلامائزیشن کا نام شروع ہوا یعنی ملک میں اسلام کو جاری کرنا اور جب سے ساری قوم نے بحیثیت قوم اسلام کے نام پر خدا کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے مسلسل اللہ تعالیٰ کے عذاب اس قوم پر نازل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جگہ جگہ سے بلائیں گھیرتی چلی جا رہی ہیں۔ مرزا طاہر نے کہا کہ کبھی کسی نے نہیں سوچا کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ قادیانی جماعت پر ظلم کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔ جب سے پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی گئی۔ پاکستان مصیبت میں مبتلا ہے۔ یہی وہ تعویذ تھا جس کے نام پر اسلام کا تقدس جاری تھا۔ اور اس تعویذ یعنی قادیانیت کو آپ نے باہر نکال کر پھینک دیا اس وقت سے اسلام کیا اسلام کی برکتیں تھیں۔ سب کچھ ہاتھ سے جا رہا ہے۔ مرزا طاہر نے کہا کہ تم نے ہم پر ظلم کر کے اسلام سے دوری اختیار کی ہے۔ یہ اس کی سزا ہے۔ ورنہ اسلام کے قرب کی خدا سزا نہیں دیتا اسلام سے قرب کی تو جزا ہوتی ہے

چندے کا دھندہ مرزا طاہر کے لئے وبال جان بن گیا

اندرون جماعت مالیاتی نظام پر زبردست تنقیدیں شروع ہو گئیں۔

(لندن) قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے ۲۰ ستمبر کو لندن کے مرزا ہاؤس میں ایک خطبہ دیا اور کہا کہ قادیانی جماعت کا مالیاتی نظام بہت ہی مقدس ہے۔ اگر صحیح معنوں میں یہ نظام کہیں رائج ہے تو قادیانی جماعت میں رائج ہے۔ واضح رہے کہ آج کل قادیانی جماعت کے مالیاتی نظام کو نشانہ تنقید بنایا جا رہا ہے۔ اور ایک گروہ پیدا ہو گیا ہے جو چندہ دینے سے احتراز کرتا ہے۔ مرزا طاہر نے مزید کہا کہ قادیانی جماعت میں بعض لوگ چندہ دینے میں دقت محسوس کر رہے ہیں اور بعض لوگ جن کو بد نصیب قرار دیا اور کہا کہ وہ چندہ دینے پر کراہت کا اظہار کرتے ہیں بلکہ جماعت کے مالیاتی نظام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ مرزا طاہر نے اس کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ جب جماعت کی طرف سے چندہ وصول کرنے جاتے ہیں تو قادیانی طعن و تشنیع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیا مصیبت ڈال رکھی ہے کتنے قسم کے چندے بنا رکھے ہیں آئے دن نئے نئے چندے ایجاد کرتے ہیں ایک ہی چندہ عام رکھیں اور وصیت کا چندہ بس کافی ہے۔

مرزا طاہر نے کہا کہ اعتراض کرنے والوں کو ایک بات کی تکلیف ہوتی ہے کہ جب دوسرے لوگ چندہ دیتے ہیں اور ان کا دل نہیں دکھتا اس لئے ان کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور سوسائٹی میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ اس لئے انہوں نے اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک فلسفہ بنا لیا ہے کہ ہم اتنے قسم کے چندوں کے قابل نہیں یہ بکواس ہے۔ یہ سسٹم غلط ہے اور ہم ان نئی نئی باتوں کے قائل نہیں ہم تو بنیادی چندوں کے قائل ہیں۔ مرزا طاہر نے کہا کہ بعض دانشوروں نے نہ صرف چندوں پر اعتراض کیا بلکہ زبان کھولتے ہیں اور ان کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ نئی نئی تحریکیں اور نئے نئے قربانیوں کے

واسطے نہیں لکھنے چاہئیں۔ مرزا طاہر نے ایسے لوگوں کو فتنہ پرداز اور منافق قرار دیا اور کہا کہ ایسے لوگوں سے تو کاری چندے بھی نہ لئے جائیں۔ اور ایسے لوگوں کے مال کی ہمیں ضرورت نہیں۔ مرزا طاہر نے مزید کہا کہ بعض دینے والے شرطیں عائد کرتے ہیں کہ فلاں مد میں خرچ کئے جائیں انہوں نے کہا کہ چندہ دہندگان کو حق ہی نہیں کہ مد مقرر کریں جماعت جہاں چاہیں وہاں خرچ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے خدا کی خاطر چندہ دیا ان کو ثواب مل گیا لیکن ان کو یہ حق نہیں رہتا کہ وہ مشورہ دیں انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت میں ایک فتنہ یہ بھی چل رہا ہے کہ چونکہ ہمارے علاقہ کی جماعت نے چندہ دیا ہے۔ اس لئے ہمارے علاقہ میں ہی خرچ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسی باریکیاں پیدا کرنے والوں کو جاہل اور باطل قرار دیا اور کہا کہ ایسے فتنہ کو قبول ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسے فتنہ پردازوں کو نیر جماعت کیا گیا تو ایسے چندوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں جہاں چاہیں اپنے چندے لے کر بھاگ جائیں اور کہا کہ ان کے جماعت سے جانے میں برکت ہے اور داخل ہونے سے برکت نہیں ہو گی۔

سیاسی پناہ کیلئے جرمنی جانے کی کوشش پر سات افراد گرفتار

قادیانی ہونے کا دعویٰ کرکے سیاسی پناہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

اسلام آباد (رپورٹ) ایف آئی اے امیگریشن حکام نے جعلی دستاویزات پر ماسکو جانے کی کوشش کرنے والے سات افراد کے ایک گروپ کو گرفتار کر لیا ہے تفصیلات کے مطابق سیالکوٹ کے ایک شخص ملک منور قادیانی نے باقی چھ افراد سے ایک ایک لاکھ روپے لے کر انہیں جرمنی پہنچانے کا جھانسہ دیا تھا۔ ان چھ افراد کے ماسکو میں مزید جعلی کاغذات بنائے جانے تھے جن میں ان افراد نے خود کو قادیانی ظاہر کیا تھا اور ماسکو سے جرمنی بذریعہ ٹرین سفر کرنا تھا۔ جہاں پہنچ کر سیاسی پناہ کی درخواست کی جانی تھی ابتدائی تحقیقات میں معلوم ہوا ہے کہ ملزم منور پہلے بھی گروپ لے کر ماسکو جا رہا ہے۔

شان اولیاء کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال و فاروق اعظم کمیٹی ساہیوال کے اشتراک سے نواحی گاؤں ۱۲۹/۹-L (ڈیلی والا) میں جلسہ شان اولیاء منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ضیاء آف کمالیہ، مولانا ابوبکر صاحب، محمد شکور رانا صاحب صدر فاروق اعظم کمیٹی پنجاب اور مولانا اسلم الکائی نے حضرات اولیاء کرام کی دینی خدمات کو سراہا اور موجودہ دور میں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا جلسہ کی صدارت جناب چوہدری عبدالغفور نے کی صوفی طارق حفیظ صاحب نے حضور اقدس کی شان میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مولانا اللہ شاہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ شرکاء جلسہ میں مولانا عبدالغفور، سید غلام ربانی، قاری اقبال احمد کے علاوہ کثیر تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی کی مذمت

کراچی کے ایک اشاعتی ادارے نے بچوں کے لئے "خیر اور الحق" کے نام سے ۱۲ صفحات پر مشتمل اختر حمید خان کی ایک منظوم کتاب شائع کی ہے جس میں سرور کائنات رسول اکرم ﷺ اور حضرت علیؓ کے بارے میں گستاخانہ رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس سے توہین رسالت ﷺ و صحابہؓ کے ارتکاب کا پہلو نکلتا ہے۔ اس نظم میں جو کہانی بیان کی گئی ہے وہ بے معنی اور لغو ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے صدر محمد محبوب عالم اور جنرل سیکرٹری قاری عبدالجبار، سیکرٹری نشرواشاعت قاری غلام نبی، ناظم دفتر محمد اسلم مجتبیٰ اور فاروق اعظم کمیٹی پنجاب کے صدر محمد شکور رانا اور دیگر علماء کرام اور نوجوان ساتھیوں نے شدید احتجاج کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کیا جائے۔

دفتر عالمی مجلس رحیم یار خان میں ماہانہ درس قرآن شروع ہو گیا

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں ماہانہ درس کا پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ کا پہلا پروگرام ۲۸ نومبر کو رکھا گیا۔ جس میں ڈسٹرکٹ خطیب مفسر قرآن مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب نے حضور اکرم ﷺ بحیثیت خاتم النبیین پر درس دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی بھیجا۔ نبی تمام اچھی صفات کا مالک ہوتا ہے۔ ان کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، غسل کرنا وغیرہ سب عبادت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ ان پر تمام امتوں کا ایمان لانا لازمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر سابقہ انبیاء پر اور مجھ پر نازل ہونے والی قرآن مجید پر ایمان لانا بہت ضروری ہے جو ایمان نہیں رکھتا وہ گمراہ ہے۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب، دجال اور جھوٹا ہے جیسے مرزا غلام قادیانی نے بعد از حضرت عیسیٰ اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ نبی میں اچھی صفات پائی جاتی ہیں جبکہ مرزا قادیانی میں تمام برائیاں موجود تھیں۔ وہ قرآن مجید کو جھوٹا قرار دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر اپنے آپ کو فضیلت دیتا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ کے متعلق کہتا ہے کہ وہ جھوٹے تھے۔ ان کی نانیاں اور دادیاں زانی کسبی عورتیں تھیں۔ (نعوذ باللہ) ایسے شخص کو ماننا جہنم کا ایندھن بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا۔ لہٰذا آپ ﷺ پر ایمان لانا مسلمانوں پر فرض ہے۔ جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا وہ جہنمی ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے آخر میں مولانا بشیر صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ختم نبوت کے عقیدہ پر پختہ ایمان رکھنے کی توفیق دے اور گمراہوں کو راہ ہدایت دے۔ (آمین)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ — ایک کتب خانہ ایک مکمل لائبریری

از: سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی مرحوم

قسط نمبر ۱

حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات کے موقعہ پر جامع مسجد دہلی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ نے جو فاضلانہ اور عالمانہ تقریر ارشاد کی تھی وہ ہم قارئین کی خدمت میں ہدیۂ نظر کرتے ہیں۔ اس اجتماع کی صدارت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ مرحوم نے فرمائی تھی۔ (ادارہ)

حضرات! میں نے صدارت کی تحریک کے سلسلہ میں عرض کیا تھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح حالات اور ان کے حقیقی اوصاف و کمال تو حضرت مفتی صاحب قبلہ ہی بیان فرمائیں گے کیونکہ

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

حضرت مفتی صاحب قبلہ نہ صرف شاہ صاحب کے ہم عصر اور ہم سبق ہیں بلکہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی کے فخر میں دونوں شریک ہیں، یوں سمجھیے کہ ایک ہی چشمہ فیض کے دو دریا ہیں جو ایک ہی منبع سے جاری ہوئے ہیں یا ایک دریا کی دو نہریں ہیں یا ایک بحر ناپیدا کنار سے نکلے ہوئے دو سمندر ہیں اس لیے حضرت شاہ صاحبؒ کے متعلق صحیح معلومات اور حقیقی حالات تو مفتی صاحب بیان فرمائیں گے مجھ جیسا جاہل حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علوم و فنون اور ان کے کمالات ظاہریہ و باطنیہ کے متعلق کیا عرض کر سکتا ہے۔ ایک وہ شخص جو سمندر کے کنارے کھڑا ہوا ہو اور جس کی سمندر کی گہرائی اور عمق میں کبھی غوطہ لگانے کی نوبت نہ آئی ہو وہ اس تجربہ کار غواص کے متعلق کیا رائے ظاہر کر سکتا ہے جو ہمیشہ سمندر کے عمق میں سے موتی نکالا کرتا ہے، جس نے بڑے بڑے طوفانوں میں جہاز رانی کی خدمت انجام دی ہو اور جو تمام خطرات طوفانوں کا مقابلہ کرتا رہا ہو اور جس نے بڑے بڑے جہازوں کی ناخدائی کی ہو اور جو بڑے بڑے سمندروں کی شناوری کا فخر حاصل کر چکا ہو۔ اس کے اوصاف و کمالات وہ خشکی کا کیڑا کیا بیان کر سکتا ہے جس نے سمندر کی صورت بھی نہ دیکھی جس طرح ایک خشکی کا کیڑا اور ناآشنائے بحر اس مگرمچھ کے کمالات ظاہر کرنے سے عاری ہے جو چوبیس گھنٹے پانی کی گہرائیوں اور سیلاب کے بے پناہ جھکولوں سے کھیلتا رہتا ہے۔ اسی طرح مجھ جیسا جاہل حضرت مولانا انور شاہ صاحب کے کمالات و اوصاف کے بیان سے قاصر و عاجز ہے۔ واللہ علی ما اقول وکیل ؁

علم کی فضیلت

حضرات! میں چاہتا ہوں کہ اس مختصر وقت میں آپ کے سامنے صرف تین باتیں عرض کروں، ایک علم کے متعلق، دوسری علماء کے متعلق اور تیسری حضرت شاہ صاحب کی وفات کے سلسلہ میں۔

علم کی فضیلت کا تذکرہ آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ بالخصوص عربی مدارس کے جلسوں میں تو عام طور علم کے فضائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ علم کی شان اور اس کا مرتبہ صرف اس دعا سے معلوم ہو سکتا ہے جو اللہ جل ذکرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلقین کی ہے۔ دیکھیے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو ایک دعا تعلیم فرماتے ہیں یعنی ہمارے حبیب! ہم سے فلاں چیز طلب کرو۔ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک چیز اپنے حبیب کو دینا چاہتے ہیں کہ پہلے مجھ سے مانگو تاکہ اس شے کی اہمیت اور زیادہ ہو جائے۔ خیال ہوتا تھا کہ شاید مال و دولت طلب کرنے کی ہدایت کی جائے گی یا اولاد کی طلب کے متعلق ارشاد کیا جائے گا یا کہا جائے گا کہ جنت مانگو۔ لیکن دیکھیے ان میں سے ایک چیز بھی نہیں بلکہ ارشاد ہوتا ہے قل رب زدنی علما ط آپ ہم سے علم کی زیادتی طلب کیجیے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب نے اپنے محبوب کے لیے جو چیز مفید اور نافع اور ان کی شان کے لائق ضروری سمجھی اور جس کے طلب کرنے کی ہدایت کی وہ علم کی زیادتی تھی۔ جس پیغمبر کی شان میں وعلمک ما لم تکن تعلم اور وکان فضل اللہ علیک عظیما ط ارشاد فرما چکے تھے اسی پیغمبر کو تعلیم فرماتے ہیں کہ زیادتی علم ہم سے طلب کرو۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ علم کا مرتبہ اور علم کی شان کس حد تک بلند ہے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں اور بھی عرض کیا جا سکتا ہے لیکن قلت وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف ایک ہی بات پر اکتفا کرتا ہوں۔

علماء کی فضیلت

معزز حاضرین! ہر چند کہ علم کی فضیلت سے اہل علم کی فضیلت معلوم ہوتی ہے لیکن میں چاہتا

ہوں کہ اس کے متعلق صرف ایک حدیث بیان کروں۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ آپ نے بارہا اہل علم کی فضیلت کا بیان سُنا ہوگا کہ طالبانِ علم کے قدموں کے نیچے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ آپ نے سُنا ہوگا کہ مچھلیاں دریاؤں اور چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں علماء کی بقاء و زندگی کے لیے دعا کیا کرتی ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ قیامت میں شہداء کا خون اور مفتیانِ دین کے فتاویٰ کی سیاہی، یہ دونوں چیزیں ترازو کے دونوں پلڑوں میں رکھ کر وزن کی جائیں گی تو فتاویٰ کی سیاہی کا وزن شہداء کے خون کے وزن سے زیادہ ہوگا۔ حالانکہ خون ایک بہت وزنی چیز ہے لیکن اہل علم کے فتووں کی سیاہی اس وزن پر بھی غالب آجائے گی۔

آپ کو شاید پتہ ہوگا کہ علماء دنیا میں علم الٰہی کے خیمے ہیں جب کوئی عالم مرجاتا ہے تو گویا علم الٰہی کا ایک خیمہ زمین سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ اہل علم اور حضرات علماء کا گروہ وہ ہے جن کی ضرورت مسلمانوں کو جنت میں بھی پیش آئے گی حالانکہ جنت عمل کی جگہ نہیں ہے وہاں کسی عمل پر استفسار نہ ہوگا بلکہ طلب انعامات کے سلسلہ میں علماء کی ضرورت واقع ہوگی حضرت حق کی طرف سے گھڑی گھڑی انعامات کے طلب کا تقاضا ہوگا۔ کہا جائے گا کہ مانگو کیا مانگتے ہو۔ اب یہ کون بتائے گا کہ کیا مانگا جائے۔ اس لیے اہل علم کی ضرورت ہوگی کہ ہماری رہنمائی کیجئے اور ہم کو بتایئے کہ اللہ جل ذکرہ سے کیا مانگیں۔ یہ تمام وہ فضائل ہیں جو آپ کو بارہا سننے کا اتفاق ہوا ہوگا لیکن میں آپ کو صرف ایک روایت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنا کم۔ اس حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے ایک جاہل عابد پر عالم کی فضیلت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ اور اس طرح تشبیہ دی ہے کہ ایک عابد پر عالم کو ایسی بزرگی حاصل ہے جیسے میری بزرگی ایک ادنیٰ مسلمان پر۔ اب آپ خیال کیجیے کہ نبی کریم ﷺ کو اپنے ایک امتی پر کس قدر بلندی اور برتری حاصل ہے۔ کہاں حضور ﷺ کی ذات اقدس اور کہاں آپ کا ایک ادنیٰ امتی۔ جو فرق مرتبوں کے مابین ہے وہی فرق ایک عابد اور عالم کے مابین ہے۔

حضرت شاہ صاحب

معزز حاضرین! میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ مجھے حضرت شاہ صاحب کی ذات کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا ہے اگرچہ ان کے حقیقی کمالات و اوصاف تو مفتی صاحب ہی بیان فرمائیں گے۔

حضرات! میں اس امر کو ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو ہندوستان میں جو کچھ علمی اثرات اور اہل علم کا وجود نظر آرہا ہے، یہ سب دہلی کے اس خاندان کا فیض ہے جو شیخ نرور کے چھتے میں دفن ہے اور جس کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہندوستان کو احادیث رسول اللہ ﷺ سے آشنا کیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جس خاندان کو خدمت حدیث کا شرف حاصل ہے وہ شاہ عبدالرحیم صاحب کا خاندان ہے۔ اسی خاندان کے بزرگوں میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب، شاہ عبدالعزیز صاحب، شاہ عبدالقادر صاحب، شاہ اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ یہ تمام حضرات اس مبارک خاندان کے افراد ہیں۔ ان میں بعض حضرات ہجرت فرماکر مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور بعض آج بھی شیخ نرور کے چھتے میں جس کو آج مہندیاں کہتے ہیں آرام کی نیند سو رہے ہیں۔ دہلی والے جانتے ہوں گے کہ ایک زمانہ ہوا جب اس قبرستان کی مسجد میں شبینہ بھی ہوا کرتا تھا۔ یہی قبرستان ہے کہ جہاں علم کے سمندر دفن ہیں۔ آج جو علماء دیوبند کے نام سے مشہور ہیں مثلاً مولانا رشید احمد صاحب، مولانا محمد قاسم صاحب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ یہ سب اسی خاندان کے شاگرد ہیں۔ گویا دارالعلوم دیوبند اس تلاطم خیز سمندر کا ایک ٹکڑا ہے جو کبھی ترکمان دروازے کے باہر موجیں مارا کرتا تھا اور جس کی بے پناہ طغیانیاں سچ مچ آسمان سے باتیں کرتی تھیں اور آج بھی جس کی خاموش روانی اہل بصیرت پر مخفی نہیں ہے۔

حضرات دیوبند اسی خاندان سے عبارت ہے جس کا نام شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کا خاندان ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے لوگوں کو جس طرح علم ظاہر اور باطن میں حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب کے خاندان سے منسوب کیا جاتا ہے اسی طرح علم باطن میں ان لوگوں کی نسبت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کی جاتی ہے جو خلیفہ تھے میاں جی نور محمد صاحب کے۔

شاہ عبدالرحیم دہلوی اور میاں جی نور محمد جھنجھانوی

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق،
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔
عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، و ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ
د جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔
حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان
فون دکان 354840
رہائش 354795
... چوک۔ محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900
MUHAMMADI FSD.

میری اس مختصر تفصیل کے بعد آپ یقیناً اس نتیجے پر پہنچے ہوں گے کہ اس دارالعلوم دیوبند میں جو کچھ ہے وہ مولینا شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی اور میاں جی نور محمد صاحب جھنجانوی کی تعلیم کا خلاصہ ہے جو چمن حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کے ایک چھپر میں لگایا تھا جس کو شیخ نزدد کا چھپر کہا جاتا تھا۔ اسی چمن کی یہ عطر بیزیاں اور اسی گلستان کے یہ پھول ہیں جن سے آج نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا اُن کی خوشبو سے مہک رہی ہے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے ایک تجر اور خشک زمین میں اپنے کمالات علمیہ کی تخم ریزی کی تھی اور اس دارالحرب میں قرآن اور حدیث کی اشاعت اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا درس شروع کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ شاہ صاحب کی مخلصانہ سعی مشکور رہی اور ہوئی اسی خشک زمین میں علم نبوت اور علم الٰہی کے سمندر سا پیدا کنار بن رہے اور چمنستان نبوت کی شاخیں دہلی اور دیوبند سے گزرتی ہوئی تمام عالم پر سایہ فگن ہوئیں۔

حضرات! مولینا محمد انور شاہ صاحب کون تھے؟ اسی چمن ولی اللہی کے ایک با ثمر اور ثمردار درخت تھے جو اپنے گنجان سایہ سے تمام عالم کو مستفید کر رہے تھے اور جس درخت کے شیریں پھلوں سے ایک عالم اپنی گرسنگی کو دور کر رہا تھا، حضرت شاہ صاحب ایک فیض جاری کے ایسے سرداور شیریں چشمہ تھے جس کے پانی کا بہاؤ نہ صرف ہندوستان تک محدود تھا بلکہ تمام عالم اسلامی اسی چشمہ سے سیراب ہو رہا تھا اس کا منبع اگرچہ دیوبند میں تھا لیکن اس کا دھارا چین، بخارا، جاوا، مصر اور ترکی میں پڑتا تھا۔

برادران محترم! ایسے باکمال حضرات کیا روز روز پیدا ہوتے ہیں، صدیوں میں کہیں امت میں ایسے آدمی پیدا ہوتے ہیں؛ شاہ صاحب کا علمی تبحر ان کا حافظہ ان سے دریافت کیجئے جن لوگوں کو شرف صحبت حاصل ہے۔

آپ حافظ ابن تیمیہؒ کو بحر لا ساحل لہٗ فرمایا کرتے تھے لیکن خود بھی شاہ صاحب بحر لا ساحل لہٗ تھے۔ حافظہ کی یہ حالت تھی کہ برسوں کی پڑھی ہوئی کتاب کو جب کسی حوالہ کی غرض سے کھولنا چاہتے تھے تو خود فرماتے تھے "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" یہ جملہ کہہ کر کتاب کھولا کرتے تھے اور وہی صفحہ نکل آیا کرتا تھا جہاں سے شاہ صاحب کو حوالہ دینا مقصود ہوتا تھا۔

ابھی آپ نے مولینا سلطان محمود صاحب سے سُنا کہ فتح القدیر جیسی بڑی کتاب شاہ صاحب نے اکیس ۲۱ دن میں ختم کر دی تھی۔ ایک دفعہ شاہ صاحب غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اثناء گفتگو میں حیات الحیوان کا ذکر نکل آیا فرمانے لگے "ہاں! دمیری نے خوب کتاب لکھی ہے۔ میں نے تین دفعہ اس کو بالاستیعاب پڑھا ہے" کسی کتاب کا شاہ صاحب کے سامنے نام لیجئے۔ وہ کتاب نہ صرف شاہ صاحب کی پڑھی ہوئی ہوگی بلکہ اس کی عبارتیں کی عبارتیں اور صفحات کے صفحات شاہ صاحب کو حفظ یاد ہوں گے کسی واقعہ کا تذکرہ شاہ صاحب کے سامنے آیا اور شاہ صاحب نے اس کے تمام متعلقات بیان کرنے شروع کر دیئے۔ مطبوعہ کتب کے علاوہ حضرت شاہ صاحب کو صدہا قلمی کتب کی عبارتیں محفوظ تھیں جو کتاب آج تک پریس اور مطابع کی مرہون منت نہیں ہیں شاہ صاحب کو ان کے بھی صفحات حفظ تھے۔ شاہ صاحب سے کسی مسئلہ میں گفتگو کیجئے اور کسی وقت کیجئے آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ شاہ صاحب اس مسئلہ کے لیے بڑی دیر سے مستعد بیٹھے ہوئے اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ یہ مسئلہ کوئی مجھ سے دریافت کرے اور میں اس کا جواب دوں۔

زندہ لائبریری

معزز حاضرین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے دو شنبہ کی شام کو دیوبند کی خاک میں کسی انسان کو دفن نہیں کیا ہے بلکہ آپ نے ایک ایسے مکتبہ کو خاک میں ملایا ہے جس میں ہر فن کی بے شمار کتابیں الماریوں میں لگی ہوئی تھیں۔ آپ نے ایک ایسے کتب خانہ کو زمین کی تہہ میں چھپا دیا ہے جس کی کتابیں احاطۂ احصار و شمار سے خارج تھیں۔ ہائے! مسلمانوں کی بدقسمتی قوم کی حرماں نصیبی، کیا چیز ان کے ہاتھ سے تلف ہو گئی ہم جیسے جاہلوں کی ہزاروں زندگیاں بھی شاہ صاحب پر قربان کر کے شاہ صاحب کو زندہ رکھا جاتا تب بھی شاہ صاحب کی زندگی بہت سستی تھی۔ کسی لائبریری میں تو کتاب کے تلاش کرنے اور عبارت کو ڈھونڈنے میں کچھ دقت اور دشواری بھی ہوتی ہے لیکن حضرت شاہ صاحب کے استحضار کی تو یہ حالت تھی کہ ادھر سائل کے منہ سے فقرہ نکلا اور ادھر شاہ صاحبؒ نے کتاب کی عبارت پڑھنی شروع کی۔

دُنیا سے بے رغبتی

اس علمی تبحر اور کمالات ظاہری اور باطنی کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ کی یہ حالت تھی کہ جس طرح وہ اپنے علم میں تمام معاصرین سے ممتاز تھے اسی طرح زہد و تقویٰ اور اپنے ورع و پرہیزگاری میں بھی بے مثل تھے، کون نہیں جانتا کہ ان کو ڈھاکہ یونیورسٹی اور مدرسہ عالیہ کلکتہ نے بار بار طلب کیا۔ بڑی بڑی تنخواہیں پیش کیں۔ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں وفود حاضر ہوئے لیکن شاہ صاحب نے کبھی بڑی تنخواہ کو ترجیح نہیں دی اور ہمیشہ دیوبند اور ڈابھیل کے خشک ٹکڑوں کو پسند فرمایا۔ ۱۳۱۵ھ میں پہلی مرتبہ دیوبند سے تشریف لائے اور مدرسہ امینیہ میں صدر مدرس مقرر ہوئے۔ مدرسہ امینیہ کی وہ ابتدائی حالت تھی۔ میں کیا عرض کروں کہ مولینا امین الدین اور مولینا انور شاہ صاحبان نے کس عسرت کے ساتھ زندگی بسر کی ہے۔ اس کی پوری تفصیل تو حضرت مفتی صاحب آپ کے روبرو بیان کریں گے۔ ان واقعات کو کم و بیش ۳۰، ۳۵ سال گزر چکے ہیں۔ آج ان باتوں کے جاننے والے شاید چند ہی حضرات ہوں گے۔

شاہ صاحب کی موت کا صدمہ

حضرات! جس طرح شاہ صاحب جیسے بزرگ

باقی ص ۲۶ پر

قسط نمبر ۱

کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قادیانی اس سے کیا مُراد لیتے ہیں

ایک بھیانک سازش سے پردہ اٹھتا ہے۔

تحریر:- طاہر رزاق، لاہور

بلاشبہ قادیانیت نے ان دنوں وطن عزیز میں اپنی پوری قوت سے ایک خطرناک اور مہلک مہم کا آغاز کر رکھا ہے۔ اسلام کو اسلام کے لبادے میں لوٹنے کی اس تاریخی سازش کا نام "قادیانیوں کی کلمہ مہم" ہے۔ قادیانی جماعت کے افراد اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگاتے ہیں، اپنی گاڑیوں پر کلمہ طیبہ کے سٹکر چسپاں کرتے ہیں اور اپنی عبادت گاہوں رہائش گاہوں، دکانوں، دفاتر وغیرہ پر جلی حروف سے کلمہ طیبہ لکھتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دلوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ اس پر صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اس احتجاج کی آواز گلی محلوں سے لے کر تھانوں تک اور تھانوں سے حکومت کے ایوانوں تک پہنچ چکی ہے۔ عدالتوں میں مقدمات دائر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ جرائد و رسائل و اخبارات میں اہل اسلام نے دنیا کے سامنے اپنا موقف پیش کیا ہے۔

مسلمان کہتے ہیں کہ قادیانی عقیدہ ختم نبوت سے بغاوت کے جرم میں کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ یہ اللہ کے آخری نبی جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قادیان کے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔ اور جب یہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتے ہیں تو "محمد رسول اللہ" سے مُراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمہ کے استعمال میں ایک سنگین دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لیے یہ اپنی رہائش گاہوں، عبادت گاہوں وغیرہم پر کلمہ طیبہ نہیں لکھ سکتے ان کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا میں دو مرتبہ تشریف لائے پہلی مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ مرزا قادیانی کی صورت میں قادیان میں!

قادیانی کہتے ہیں کہ جب اس جدید تہذیب و تمدن کے دور میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کیلئے کسی نبی کو دنیا میں مبعوث فرمانے کی ضرورت محسوس کی تو ختم نبوت کی وجہ سے کسی نئے نبی کو تو دنیا میں آنا نہیں تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مرزا قادیانی کی شکل و صورت میں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا۔ (نعوذ باللہ) اس لیے مرزا قادیانی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہیں۔ مرزا قادیانی عین وہی محمدؐ ہے جو آج سے چودہ سو برس قبل عرب میں تشریف لائے تھے۔ (نعوذ باللہ)

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ بعثت ثانی میں محمد رسول اللہ کا نام مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)

جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود مرزا قادیانی کا وجود ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی وہی اہمیت ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تھی۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی وہی دین لے کر آیا ہے جس کی تبلیغ و اشاعت خود فخر انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے رہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کو ان تمام خوبیوں اور اوصاف سے نوازا گیا ہے جن سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نوازا گیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی پر ایمان نہ لانے والا اسی طرح کافر ہے جس طرح محبوب رب العالمین پر ایمان نہ لانے والا کافر ہے۔ کیونکہ دونوں کا وجود ایک ہے اس لیے دونوں میں سے کسی کا بھی انکار کفر ہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی قرآن ہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی باتیں احادیث رسولؐ ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کا خاندان اہلبیت ہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی بیٹی سیدۃ النساء ہے (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کا شہر قادیان مکہ و مدینہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کے ساتھی صحابۂ رسولؐ ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی بیویاں امہات المومنین ہیں۔ (نعوذ باللہ)

قادیانی جو جھوٹ بولنے، جھوٹ بنانے اور اسے پھیلانے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ اپنے ان عقائد باطلہ کو اپنی چرب زبانی سے دجل و فریب کا ایسا لباس پہناتے ہیں کہ سادہ لوح مسلمان ان کی چرب زبانی

کا شکار ہو جاتا ہے۔ مغرب زدہ لوگ تو ویسے ہی انھیں مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں اور اس بحث کو ایک فضول بحث گردانتے ہیں۔ قادیانی کسی کو اپنی منافقت کی میٹھی زبان سے دھوکہ دے لیں۔ کسی کے سامنے اپنے غلیظ عقائد پر سونے کے ورق چڑھا کر پیش کر لیں۔ کسی مذہب نا آشنا کے دل میں مسلمان بن کر اتر جائیں اور چاہے بیرونی دنیا میں اپنی مسلمانیت کا ڈھنڈورا پیٹیں لیکن ان کی ارتدادی کتابوں میں لکھا ہوا کفر و ارتداد منہ کھول کھول کر دہائی دے رہا ہے۔

کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ریاکاری
محفوظ ہیں تحریریں، مرقوم ہیں تقریریں
اک پردہ وفاداری صد سازش غداری
تعمیر کی آوازیں تخریب کی تدبیریں

اب قادیانیوں کی غلیظ اور متعفن کتابوں کو کھنگال کر ان کے چند عقائد پیش کیے جاتے ہیں جنہیں پڑھ کر تمام مسلمانوں خصوصاً کلیدی عہدوں پر بیٹھے مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہییں کہ قادیانی اسلام کے ساتھ تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ بنا کر اس کی جھولی میں پورا اسلام ڈال کر کائنات کے مسلمانوں کو اس ملعون ازلی کے پیروکار بنانے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ ان روح فرسا عقائد کو پڑھ کر ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ سر پکڑ کر دماغ کی پوری صلاحیتوں سے سوچے کہ فتنہ قادیانیت کا سر کچلنے کے لیے اس کی ایمانی غیرت کا کیا فرض ہے؟ بصورت دیگر وہ میدان حشر میں شافع محشر کے سامنے کون سا منہ لے کر جائے گا؟ اب قلب و ذہن پر انتہائی بوجھ ہوتے کے باوجود وہ کفریہ اور ارتدادی عقائد عوام کی عدالت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ جنہیں سن کر سنگلاخ چٹانوں کے جگر پاش پاش ہو جائیں اور شیطان بھی مرزا قادیانی کی شقاوت قلبی پر اسے اپنا امام تسلیم کر لے۔

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے

مرزا قادیانی نبیؐ پاک کا مظہر:

"پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیا کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں" (نزول المسیح ص ۲ مصنفہ مرزا قادیانی) (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نبیؐ پاک کا وجود

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰ مصنفہ مرزا قادیانی) (نعوذ باللہ)

نبیؐ پاک کا قادیان میں مرزا قادیانی کی صورت میں نزول

1۔ "تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالی نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتارا تا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے" (نعوذ باللہ) (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۰۵ نمبر 3 جلد ۱۴)

2۔ محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مندرجہ اخبار بدر قادیان 25 اکتوبر ۱۹۰۶ء (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی محمد ثانی

"کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر پس باوجود اس شخص کے دعوی نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ محمد ثانی اس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کو نبیؐ پاک کی چادر پہنائی گئی۔

"اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی اور وہ خود ہی آئے ہیں۔" (ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء منقول از جماعت مبائعین کے عقائد صحیحہ رسالہ منجانب قادیانی جماعت قادیان ص 17)

اگر نبیؐ پاک کا منکر کافر تو مرزا قادیانی کا منکر بھی کافر

"اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر نہ ہو۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص 147 نمبر 3 جلد 14)

نبیؐ پاک اور مرزا قادیانی میں کوئی فرق نہیں

اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص 171)

مرزا قادیانی کو "محمد رسول اللہ" نہ ماننا قرآن کی مخالفت ہے۔

"اور جس نے مسیح موعود کی بعثت کو نبی کریم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا۔ کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص ۱۰۵ نمبر 3 جلد 14)

جس طرح نبیؐ پاک کا صحابہ پر فیض تھا اسی طرح مرزا قادیانی کا اپنے صحابہ پر فیض تھا۔

"حضرت مسیح موعود کی جماعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی صحابہ کی ایک جماعت ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض صحابہ

پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیض ہوا۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد 3 نمبر 7 مورخہ یکم جنوری 1916ء)

مرزا قادیانی نام، کام اور مقام کے لحاظ سے عین محمد ہے۔

"مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں۔ اور آپ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں باعتبار نام، کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں۔" (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل قادیان جلد 3 نمبر 14 مورخہ 26 ستمبر 1915ء)

مرزا قادیانی تیرہ سو سال قبل رحمۃ اللعالمین بن کر آیا۔

"یہ وہی فخر اولین و آخرین ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ اللعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک وملل عالم کے لیے تھی۔ (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل قادیان جلد 3 نمبر 14 مورخہ 26 ستمبر 1915ء)

قادیانیوں کو نئے کلمہ کی ضرورت نہیں

"اگر ہم بفرض محال مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں جیسا کہ وہ (مرزا قادیانی) خود فرماتا ہے: "صار وجودی وجوده" نیز "من فرق بینی وبین مصطفٰی فما عرفنی وما رآنی" اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ص 158 نمبر 4 جلد 14)

ان عقائد کو چشم عدل سے پڑھنے اور دماغ انصاف سے پرکھنے والو! خدارا بتاؤ! قادیانی کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے کیا مراد لے رہے ہیں؟

خدارا بولو! کیا قادیانی اسلام کی بنیاد "کلمہ طیبہ" کو منہدم کر کے مرزا قادیانی کے نجس وجود پر نبوت کی خلعت فاخرہ نہیں سجا رہے ہیں؟

خدارا فیصلہ دو! کیا قادیانی اپنے ٹوکیلے ارتداد کے پنجوں سے عصمت رسول کی چادر کو تار تار نہیں کر رہے ہیں؟

اور ہاں یہ بھی بتا دو — یہ بھی سنا دو۔

کیا قادیانیوں کو کلمہ طیبہ لکھنے کی اجازت دینا مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت پر ایمان لانا نہیں؟

کیا قادیانیوں کو اپنے مکانوں پر کلمہ طیبہ تحریر کرنے کی اجازت دینا، قادیانیت کو "عین اسلام" قبول کرنا نہیں ہے؟

کیا قادیانیوں کو اپنے نجس سینوں پر کلمہ طیبہ

تحریک ختم نبوت 1953

ترتیب و تحقیق:

مولانا اللہ وسایا

☆ اکتوبر ۱۹۳۴ء قادیان سے ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء لاہور تک کے حالات و واقعات کا بصیرت افروز تجزیہ ☆ ملتان فائرنگ کیس ☆ آل پارٹیز مجلس عمل کا قیام ☆ جہانگیر پارک کراچی میں ظفر اللہ خاں قادیانی کے جلسہ پر پتھراؤ ☆ قادیانیوں کے خلاف جلسے، جلوس اور ہڑتالوں کا لامتناہی سلسلہ ☆ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کو نوٹس ☆ حضرت امیر شریعت "مولانا ابوالحسنات" اور مجلس عمل کے دیگر راہنماؤں کی گرفتاریاں ☆ امت مسلمہ کا احتجاج اور لیگی حکومت کا ظلم ☆ لاہور میں مارشل لاء ☆ اعظم و ناظم کا ظلم و ستم ☆ مرزائیوں کی بربریت ☆ عاشقان ختم نبوت کے سینے اور سفاکوں کی گولیاں ☆ لاہور میں پاسبانان ختم نبوت کا قتل عام ☆ گولیوں کی بوچھاڑ اور لاشوں کے انبار ☆ عشق مصطفیٰ کے لئے خاک و خون میں تڑپنے والے شہداء کی ایمان پرور، جذبہ آفرین داستانیں ☆ حق کی للکار، باطل کا فرار ☆ رسوائے زمانہ جسٹس منیر کی قادیانیت نوازی، انصاف کا خون ☆ تحریک کے راہنماؤں کی جرات رندانہ ☆ سینکڑوں عنوانات ☆ ہزاروں کہانیاں ☆ مجلس عمل کا عدالت میں باطل شکن تحریری بیان ☆ عدالت کے مرزائیوں سے سوالات، مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مولانا محمد علی جالندھری" کا تاریخی جواب الجواب ☆ کتاب کے ہر صفحہ پر حقائق کا انبار ☆ تاریخ نے راز اگل دیئے، جس سے مرزائیت عریاں ہو گئی ☆ تحریک کے مخالفین کا انجام ☆ تحریک کی صوبہ جاتی رپورٹیں ☆ پنجاب کے اضلاع میں تحریک کی رفتار ☆ لاکھوں سرخرو چہرے، بیسیوں مکروہ مہرے ☆ ایک ایسی تاریخی اور مستند دستاویز جس سے حق کا بول بالا ہوا اور دشمن کا منہ کالا ہوا ☆ حضرت لاہوری" کا اہل جنت سے خطاب ☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ ایک قرض و فرض کی ادائیگی ☆ رشحات قلم، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری" ☆ قائد احرار ماسٹر تاج الدین انصاری" ☆ قائد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمود" ☆ شیر اسلام، مولانا غلام غوث ہزاروی" ☆ وکیل ختم نبوت، مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش درانی

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھئے

کمپیوٹر کتابت ☆ عمدہ کاغذ ☆ اعلیٰ طباعت ☆ بہترین جلد ☆ صفحات 912 ☆ قیمت / 100 روپے ☆ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ☆ وی پی ہرگز نہ ہو گی۔

ملنے کا پتہ: ۱: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان پاکستان فون = ۴۰۹۷۸۔

۲: مکتبہ سید احمد شہید"۔ ۲۱۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون = 228196

کے پاک بیج لگانے کی اجازت دینا سامراجی نبی مرزا قادیانی کو عقل، شکل، نام، کام اور مقام کے لحاظ سے سو فیصد محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تسلیم کرنا نہیں؟ اور انہیں کلمہ طیبہ لکھنے کی اجازت دینے والا حکمران یا استعماری پرزہ کتنا بدترین کافر ہے؟ اور کفر وارتداد کی اس یلغار کو نہ روکنے والا حکمران عالم اسلام کا کتنا بڑا مجرم ہے؟

یقیناً آپ اس بھیانک سازش کے پیچ و خم کھولنے پر ورطہ حیرت میں گم ہو جائیں اور حیرانی و پریشانی کے عالم میں قلب و ذہن کی زبان سے پکار اٹھیں گے کہ

اللہ رے دیکھیے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

زہر قادیانیت سے نا آشنا لوگو! ظہور اسلام سے گزرتے لمحوں تک کفر، اسلام کو اس مادر گیتی سے ختم کرنے کے لیے پوری قوتوں سے جتا ہوا ہے وہ مختلف ادوار میں مختلف انداز میں اپنی یلغاریں کرتا رہا ہے۔ کبھی وہ ابوجہل کی للکار کی شکل میں سامنے آیا ہے۔ کبھی وہ امیہ بن خلف کے ظلم و تشدد کی صورت میں وارد ہوا ہے۔ کبھی وہ ولید بن مغیرہ کی گندی زبان کی صورت میں پھنکارا ہے۔ کبھی وہ عبداللہ بن ابی کی منافقت کے پیکر میں رونما ہوا ہے اور کبھی وہ ابن سبا کی مکاری و عیاری کے روپ میں نکلا ہے، لیکن پھر کفر نے پینترا بدلا۔ پرانے ہتھیار توڑے اور نئے ہتھیار سجائے اسلام پر حملہ آور ہونے کے لیے ایک نیا، نرالا اور اچھوتا انداز اپنایا۔ اور پھر وقت نے رک رک کر دیکھا اور وہ.... آسمان نے ٹھٹک ٹھٹک کر ملاحظہ کیا کہ تاریخ عالم میں کفر اسلام کی وردی پہن کر لبوں پر اسلام کے نعرے سجا کر اور قرآن میں خنجر چھپا کر اسلام کی غارت گری کے لیے اسلام کی صفوں میں گھس گیا اور آج تک گھسا ہوا ہے کفر نے اپنے اس انتہائی خطرناک ایکشن کو "قادیانی ایکشن" کا نام دیا۔ یہ ایکشن آج بھی سادہ لوح مسلمانوں کو بڑی مہارت سے دجل و فریب کے جال میں پھنسا رہا ہے۔ اس خوفناک منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے قادیانی فوج نے مسلمانوں کی طرح داڑھیاں رکھی ہوئی ہیں، نام مسلمانوں جیسے ہیں۔ ناموں کے ساتھ حاجی، صوفی، مولانا، علامہ، ہاشمی، قریشی وغیرہم کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ ہاتھوں میں تسبیحات تھام رکھی ہیں۔ جعلی نمازیں پڑھی جا رہی ہیں، اپنی.... عبادت گاہوں کا نام مسجد رکھا ہوا ہے۔ نام نہاد روزے رکھے جا رہے ہیں عیدیں منائی جا رہی ہیں، غرضیکہ دل بھر کر اسلامی شعائر استعمال ہو رہے ہیں اور خود کو پوری قوت سے مسلمان منوایا جا رہا ہے۔

سادہ لوح مسلمانوں سے یہی گزارش ہے کہ خدارا بیرونی میک اپ نہ دیکھئے۔ دلوں کی تہوں میں ارتداد کے دہکتے ہوئے انگارے دیکھئے۔ دشمن ملک کے جاسوس ہمیشہ مخالف فوج کی وردی پہن کر آیا کرتے ہیں خطرناک ڈاکو عوام کو لوٹنے کے لیے پولیس کی یونیفارم پہن لیا کرتے ہیں۔

حسین سانپ کے نقش و نگار خوب سہی
نگاہ زہر پہ رکھو خوش نما بدن پہ نہ جا

قادیانی اور قادیانی نواز کہتے ہیں کہ کلمہ طیبہ عالمگیر کلمہ ہے۔ اگر اسے قادیانی استعمال کریں تو اس میں کون سا نقصان ہے بلکہ ان کے استعمال سے کلمہ طیبہ کی تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے۔ جواباً عرض ہے کہ کلمہ طیبہ اسلام کی بنیاد ہے اور یہ مسلمانوں کا شناختی کلمہ ہے قادیانی اسلامی تشخص اور اسلامی شناخت حاصل کرنے کے لیے اپنے مکانوں پر کلمہ طیبہ لکھتے ہیں حالانکہ خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے وہ کلمہ سے بغاوت کا اعلان کر چکے ہیں اور کفر کی کھڈ میں اوندھے منہ گر چکے ہیں۔ وہ تو صرف اسلام اور مسلمانوں کے حقوق لوٹنے کے لیے کلمہ طیبہ کی رٹ لگائے ہوئے ہیں جو کہ کائنات کا سب سے بڑا فراڈ ہے اور عام آدمی اس سے دھوکہ کھا رہا ہے مثلاً

اگر کسی قادیانی نے اپنے نجس سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج یا سٹیکر لگا ہوا ہو تو لوگ اسے مسلمان سمجھیں گے اور وہ معاشرے میں مسلمان کہلائے گا۔

اگر کسی قادیانی کی دکان پر کلمہ طیبہ جلی حروف میں لکھا ہو تو عوام اسے کسی مسلمان کی دکان سمجھیں گے اور اس طرح وہ معاشی فوائد حاصل کرے گا۔

اگر کسی قادیانی کے گھر کے باہر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو تو عوام اسے کسی مسلمان ہی کا گھر سمجھیں گے اور اس طرح وہ مردود اپنے کفر کو اسلام کی سفید چادر کے نیچے چھپائے بیٹھا ہوگا۔

غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلماں
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

قادیانی نواز کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ لکھنے پر گرفتار کرنا ظلم و زیادتی ہے۔ جواباً عرض ہے کہ قادیانیوں کی کلمہ طیبہ مہم جعل سازی کے زمرہ میں آتی ہے۔ کیونکہ جعل سازی سے ایک کافر مرتد خود کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے۔

اے حکمرانو! اگر کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا قادیانی مراد لینا جعلسازی نہیں تو پھر لوگوں کو اجازت دیجیے کہ وہ "گریس" کا نام دیسی گھی رکھیں۔ خنزیر کے گوشت کو بکرے کا گوشت کہہ کر بیچیں، شراب کو آب زم زم کا نام دیں۔ پیشاب کو روح افزاء کا نام دیا جائے وغیرہم۔ اے پاکستان کے بے حس حکمرانو! تمہارے معمولی پولیس کانسٹیبل کی وردی کو اگر کوئی جعلساز پہنے تو تمہارا قانون فوراً حرکت میں آتا ہے اور جعلساز کو حوالہ زنداں کر دیا جاتا ہے۔ ایک معمولی کانسٹیبل کی وردی کو تو اتنا قانونی تحفظ حاصل ہے۔ مگر ہائے افسوس کہ آمنہؓ کے لالؐ کی ختم نبوت کی وردی کا تم ذرا بھی تحفظ نہیں کرتے۔ تمہارے ہی ملک میں کائنات کی سب سے عظیم ہستیؐ کی یہ عظیم وردی کائنات کے بدترین شخص ننگ انسانیت ننگ ملت مرزا قادیانی جہنم مکانی کو پہنانے کی ناپاک جسارت کی جا رہی ہے۔ مسلمان تڑپ تڑپ کر پوچھتے ہیں.... بلک بلک کر پوچھتے ہیں.... جواب دو.... ورنہ قیامت کے روز کوئی جواب نہ ہوگا۔

باقی آئندہ
شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: حضرت انور شاہ کشمیریؒ

صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایسے بزرگوں کی موت صدیوں خوں کے آنسو رلایا کرتی ہے۔ میں مانتا ہوں کہ موت ہر شخص کو آتی ہے۔ موت سے بچنے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ شاہ صاحب کی موت کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی اکابر وفات پاچکے ہیں۔ قدرت کا یہ خاص شغل ہے وہ ہمیشہ خلاقی بکالقی رہتی ہے۔ خود ہی ایک پودے کی پرورش کرتی ہے۔ اس میں پھل اور پھول پیدا کرتی ہے۔ اس کی ہری ہری ٹہنیوں کو ٹھنڈا اور خوشگوار سایہ عطا کرتی ہے۔ ایک چھوٹے سے پودے کو اتنا اونچا کرتی ہے کہ وہ آسمان سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ جب یہ پودا اعجابات قدرت پر ایک شاہد ہو جاتا ہے تو اس کو فنا کر دیتی ہے اور قدرت اس حصہ زمین کو ان پودوں کے لیے خالی کر لیتی ہے۔ جو بیج کی خاموشیوں اور تخم کی گہرائیوں میں گوشہ نشین ہوا کرتے ہیں۔ الغرض قدرت کا یہی کام ہے۔ موت و حیات روزمرہ کا کھیل ہے۔ نہ کسی کی زندگی مسرت افزا ہے۔ نہ کسی کی موت روح فرسا ہے اور یہی مطلب ہے "لا تاسوا علی ما فاتکم و لا تفرحوا بما اتاکم" کا۔

میرے معزز دوستو! میں اسے تسلیم کرتا ہوں، میں بھی سمجھتا ہوں کہ موت من حیث الموت شاہ صاحب کی موت کوئی نئی چیز نہیں ہے لیکن میرے بھائی شاہ صاحب کی موت ایسے زمانہ میں واقع ہوئی ہے جو زمانہ ہے قحط الرجال کا، جو دور ہے فقدان کمال کا۔ شاہ صاحب اگر ایسے عہد میں مرتے کہ جس زمانہ میں شاہ صاحب کا جواب اور ان کا مثل یا ممکن موجود ہوتا تو یقیناً اس قدر صدمہ اور رنج کی ضرورت نہ تھی۔ رونا تو یہ ہے کہ شاہ صاحب نے ایسے زمانے میں وفات پائی ہے۔ غم تو یہ ہے صدمہ تو اسی کا ہے کہ اس فقدان رجال کے عہد میں شاہ صاحب کی موت ایک ناقابل تلافی نقصان کا موجب ہے۔ مستقبل قریب تو قریب میں تو عرض کرتا ہوں مستقبل بعید میں بھی شاہ صاحبؒ کی تلافی کا کوئی سامان نظر نہیں آتا۔

حجاج بن یوسف کا ظلم

آپ حضرات نے غالباً حجاج کا نام سنا ہوگا یہ وہ ظالم ہے جس کے دامن پر ستر ہزار بے گناہوں کے خون کے دھبے پڑے ہوئے ہیں۔ اسی کے متعلق حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام انبیاء اپنی اُمتوں کے ظالم قیامت میں لے کر آئیں تو امت محمدیہؐ کی طرف سے حجاج ہی کا وجود نامسعود سب کا جواب ہو جائے گا۔

حجاج مروانیوں کے دور میں امیر تھا، اہل بیت اور ان کے معاونین کا بدترین دشمن تھا۔ صدہا تابعین کو محض اس جرم میں قتل کرا چکا تھا کہ وہ سیدنا علیؓ اور سیدنا حسینؓ کو ذریت رسولؐ کیوں کہتے ہیں۔

باقی آئندہ

بقیہ: حضرت عثمان ذی النورینؓ

بعد فرمایا اس وقت کہ آپ کو کچھ رنج تھا اور اپنا ہاتھ پھیرتے جاتے تھے کہ میں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ لیکن آج کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا جو ان کی سی ہو۔ ان کا دستور تھا کہ پراگندہ بال زرد رنگ غبار آلود رہتے ان کی آنکھوں کے بیچ میں بکریوں کے زانو کا سا گھٹا رہتا۔ رات کو اللہ کے واسطے سجدہ کرتے اور کھڑے رہتے۔ خدا کی کتاب پڑھتے۔ عبادت میں پیشانی اور پاؤں پر نوبت بہ نوبت زور دیتے۔ اور جب صبح ہوتی تو جیسے تیز ہوا سے درخت ہلتا ہے اس طرح کانپتے۔ آنکھوں میں سے اتنے آنسو بہاتے کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔ اور اب تو بخدا گویا میں ایسے لوگوں میں ہوں جو رات کو خواب خرگوش میں رہتے ہیں۔

پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب سے آپکو ابن ملجم ملعون نے زخمی کیا کبھی کسی کی تقریر کے بعد ہنستے نہ دیکھا۔

(احیاء العلوم جلد چہارم)

بقیہ: اللہ اللہ

ینزلہ الا بقدر معلوم

یعنی پاک ہے وہ ذات جس کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور وہ اس کو ایک معین مقدار کے ساتھ نازل فرماتا ہے۔

دوسرے کبوتر نے یہ تسبیح پڑھی۔

سبحٰن من اعطی کل شیٍٔ خلقہ ثم ھدی

یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اس کو ہدایت دی۔

تیسرے نے یہ پڑھا

سبحٰن من بعث الانبیاء حجۃ علی خلقہ و فضل محمداً

یعنی پاک ہے وہ ذات جسے انبیاءؑ کو بھی اپنی مخلوق پر دلیل بنایا

چوتھے نے یوں تسبیح کی۔

کل ما فی الدنیا باطل الا ما کان للہ و لرسولہ

یعنی دنیا کی ہر چیز باطل ہے۔ بجز ان چیزوں کے جو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوں۔

پانچویں نے یہ صدا سنائی

یا اھل الغفلۃ قوموا الی ربکم یعطی الجزیل ویغفر الذنب العظیم

یعنی اے غافلو اپنے رب کے لئے قیام کرو وہ بڑی بڑی نعمتیں دیتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

شیخ ابو بکر وراق کبوتروں کی تسبیح سن کر اس قدر متاثر ہوئے کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب ان کے ہوش و حواس درست ہوئے تو ایک دم ان کے دنیا کے دل میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوا اور دنیا سے نفرت اور بیزاری پیدا ہوگئی۔

(روضۃ البیان صفحہ ۱۶۱ ج ۵)

بقیہ: نصائح دلپسندیدہ

○ سبحان اللہ! بچپن میں کمزوری جوانی میں مستی اور بڑھاپے میں سستی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ عبادت کب کیا گیا۔

○ آج کا دن پھر واپس نہ لوٹے گا۔ آنے والے کل پر اعتماد نہ کریں کیا خبر کل تک زندہ رہیں گے یا نہ؟ حال (موجودہ وقت) کو غنیمت جانیں اسے فضول نہ گنوائیں۔

(ترجمہ فارسی سے از حظیرۃ الانس و ذخیرۃ القدس)

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے:۔ قادیانی خلیفہ خود مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
—— الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِنو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۴۷۲ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ